5

اٰیاتہا ۳۰ | سُوْرَۃُ الْمُلْکِ مَکِّیَّۃٌ (۶۷) | رکوعاتہا ۲

سورہ ملک [1] مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی تیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ

جس (خدا) کے قبضہ میں (سارے جہان کی) بادشاہت ہے وہ بڑی برکت والا ہے اور وہ ہر

قَدِیْرُ ۙ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ

چیز پر قادر ہے۔ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے [2] کہ تم میں سے کام میں

اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَہُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۙ الَّذِیْ

سب سے اچھا کون ہے۔ اور وہ غالب (اور) بڑا بخشنے والا ہے جس نے سات

خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ

آسمان تلے اوپر بنا ڈالے۔ بھلا تجھے خدا کی آفرینش میں کوئی کسر نظر آتی

مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ ہَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ

ہے۔ تو پھر آنکھ اٹھا کر دیکھ بھلا تجھے کوئی شگاف نظر آتا ہے۔ پھر

ارْجِعِ الْبَصَرَ کَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْکَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّہُوَ

دوبارہ آنکھ اٹھا کر دیکھ تو (ہر بار تیری) نظر ناکام اور تھک کر تیری طرف پلٹ

حَسِیْرٌ ۝ وَلَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَجَعَلْنٰہَا

آئے گی۔ اور ہم نے نیچے والے (پہلے) آسمان کو تاروں کے چراغوں سے زینت دی ہے اور ہم نے

رُجُوْمًا لِّلشَّیٰطِیْنِ وَاَعْتَدْنَا لَہُمْ عَذَابَ السَّعِیْرِ ۝ وَلِلَّذِیْنَ

انکو شیطانوں [3] کے مارنے کا آلہ بنایا اور ہم نے انکے لئے دھکتی ہوئی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور جو لوگ اپنے

کَفَرُوْا بِرَبِّہِمْ عَذَابُ جَہَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝ اِذَآ اُلْقُوْا

پروردگار کے منکر ہیں ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے۔ اور (وہ) بہت برا ٹھکانا ہے۔ جب یہ لوگ اس

الجزء ۲۹

[1] اس سورۃ میں اپنی قدرت کاملہ جہنم کی حالت خدا کو ہر چیز کا علم ہونا، مومن و کافر کی مثال، قیامت کا علم صرف خدا ہی کو ہے، بیان فرمایا ہے۔

[2] موت اور زندگی سے آزمائش کا یہ مطلب ہے کہ زندگی نہ ہو تو عمل کب کرے اور موت نہ ہو تو کوئی خدا سے ڈرے ہی کیوں۔ ۱۲

خدا کی قدرت

[3] یعنی جب شیاطین آسمانی خبروں کی ٹوہ لگانے جاتے ہیں تو فرشتے انہیں شہاب ثاقب سے مار کر ہٹا دیتے ہیں۔ یہ بات اگرچہ معمولی انسان کے دماغ میں آنے کی نہیں مگر اس کے حق ہونے میں شک نہیں.....

ہزاروں باتیں ہیں کہ دنیا میں روزمرہ ہوا کرتی ہیں اور ہم انکے کہنے سے واقف نہیں۔ اس کا ایک اور مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ ہم نے ستاروں کو نجومیوں کی خیالی باتیں کرنے کا ذریعہ قرار دیا کیونکہ رجم کے معنے خیالی بات کرنا اور شیاطین سے مراد ہوا نجومی۔ اس کے ماننے میں تو شاید کسی کو عذر نہ ہوگا۔ ۱۲

جہنم کی حالت

فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ ۝ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ

میں ڈالے جائیں گے تو اسکی بڑی چیخ سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی بلکہ گویا مارے جوش کے پھٹ پڑیگی۔

الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ۝

جب اس میں (انکا) کوئی گروہ ڈالا جائیگا تو ان سے داروغہ جہنم پوچھے گا کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانیوالا پیغمبر نہیں

قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ

آیا تھا۔ وہ کہیں گے ہاں ہمارے پاس ڈرانے والا تو ضرور آیا تھا مگر ہم نے اس کو جھٹلایا اور کہا خدا نے تو کچھ نازل نہیں

مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ۝ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا

کیا تم تو بڑی (گہری) گمراہی میں (پڑے) ہو اور (یہ بھی) کہیں گے کہ اگر (ان کی بات) سنتے یا

نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝ فَاعْتَرَفُوا

سمجھتے تب تو (آج) دوزخیوں میں نہ ہوتے۔ غرض وہ اپنے گناہ کا اقرار کرلیں گے [1] تو

بِذَنبِهِمْ ۖ فَسُحْقًا لِّأَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ

دوزخیوں کو خدا کی رحمت سے دوری ہے بیشک جو لوگ اپنے پروردگار سے

رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝ وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ

بے دیکھے بھالے ڈرتے ہیں ان کے لئے مغفرت اور بڑا بھاری اجر ہے۔ اور تم لوگ اپنی بات

أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ أَلَا يَعْلَمُ

چھپا [2] کر کہو یا کھلم کھلا۔ وہ تو دل کے بھیدوں تک سے خوب واقف ہے۔ بھلا جس نے پیدا کیا

مَنْ خَلَقَ ۗ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝ هُوَ الَّذِي جَعَلَ

وہ بے خبر ہے اور وہ تو بڑا باریک بین واقفکار ہے۔ وہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے

لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ ۖ

لئے نرم (و ہموار) کر دیا تو اس کے اطراف [3] و جوانب میں چلو پھرو اور اس کی (دی ہوئی) روزی کھاؤ

وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ۝ أَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يَخْسِفَ بِكُمُ

اور پھر اسی کی طرف قبر سے اٹھ کر جانا ہے۔ کیا تم اس سے جو آسمان میں حکومت کرتا ہے اس بات سے بیخوف ہو کر

[1] اس سے صاف واضح ہے کہ بندوں کے اپنے افعال اختیاری ہیں وہ ہرگز خدا کی طرف سے مجبور نہیں ہیں۔ ورنہ قیامت میں کہہ سکتے تھے کہ ہم کیا کریں۔ ہم تو مجبور تھے جو خدا نے چاہا کیا۔ ۱۲

[2] جب کفار کے تمام راز خدا نے ظاہر کر دیئے تو باہم یہ مشورہ کیا کہ اب ہم لوگ جو کچھ باتیں کریں آہستہ کریں تاکہ محمد کے خدا کو خبر نہ ہو اسی بنا پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

[3] حضرت ابن عباس رضؓ کا خیال ہے کہ مناکب سے پہاڑ مراد ہیں۔ ۱۲

ع ۱۲

الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُ ﴿۱۶﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ

تم کو زمین میں دھنسا دے پھر وہ یکبارگی الٹ پلٹ کرنے لگے یا تم اس بات سے بےخوف ہو کہ جو آسمان میں

یُّرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَیْفَ نَذِیْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَقَدْ

(سلطنت کرتا) ہے کہ تم پر پتھر بھری آندھی چلائے تو تمہیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا کہ میرا ڈرانا کیسا ہے اور

كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمْ یَرَوْا

جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے جھٹلایا تھا تو دیکھو کہ میری ناخوشی کیسی تھی۔ کیا ان لوگوں نے اپنے سروں

اِلَى الطَّیْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّیَقْبِضْنَ ۛؕ مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا

پر چڑیوں کو اڑتے نہیں دیکھا جو پروں کو پھیلائے رہتی ہیں اور سمیٹ لیتی ہیں کہ خدا کے سوا انہیں کوئی نہیں

الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍۭ بَصِیْرٌ ﴿۱۹﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ

روکے رہ سکتا۔ بیشک وہ ہر چیز دیکھ رہا ہے۔ بھلا خدا کے سوا ایسا کون ہے

جُنْدٌ لَّكُمْ یَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا

جو تمہاری فوج بن کر تمہاری مدد کرے۔ کافر لوگ تو دھوکے ہی (دھوکے)

فِیْ غُرُوْرٍ ﴿۲۰﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ؕ

میں ہیں بھلا خدا اگر اپنی (دی ہوئی) روزی روک لے تو کون ایسا ہے جو تمہیں رزق دے۔ مگر

بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖۤ

یہ کفار تو سرکشی اور نفرت (کے بھنور) میں پھنسے ہوئے ہیں۔ بھلا جو شخص اوندھا اپنے منہ کے بل چلے وہ زیادہ

اَهْدٰۤى اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۲﴾ قُلْ هُوَ

ہدایت یافتہ ہوگا یا وہ شخص جو سیدھا[1] برابر راہِ راست پر چل رہا ہو۔ (اے رسول) تم کہدو کہ خدا

الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ

تو وہی ہے جس نے تم کو نت نیا پیدا کیا اور تمہارے واسطے کان اور آنکھیں اور دل بنائے

قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ

(مگر) تم تو بہت کم شکر ادا کرتے ہو۔ کہدو کہ وہی تو ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلا دیا اور

وقف لازم لاختلاف المعنی وقف مطلق وقف جائز

[1] یہ کافر و مومن کی مثال ہے کہ یہ دونوں زندگی کی راہ طے کر رہے ہیں مگر کافر اوندھے منہ چلتا ہے کہ اسے راستہ سوجھائی نہیں دیتا اور مومن سیدھا تنا ہوا ہر طرف دیکھ بھال کر چلتا ہے۔ ۱۲-۱۰-۱۴

مومن و کافر کی مثال

وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ

اسی کے سامنے جمع کئے جاؤ گے۔ اور کفار کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (آخر) یہ وعدہ کب (پورا)

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ

ہوگا۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ (اس کا) علم تو بس خدا ہی کو ہے اور میں تو صرف صاف صاف (عذاب

مُّبِيْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

سے) ڈرانے والا ہوں۔ تو جب یہ لوگ اسے قریب دیکھ لیں گے تو (خوف کے مارے) کافروں کے چہرے بگڑ جائینگے اور

وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ

ان سے کہا جائے گا یہ وہی ہے جس کے تم خواستگار تھے۔ (اے رسولؐ) تم کہدو بھلا دیکھو تو کہ اگر خدا مجھ کو

اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ

اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کردے یا ہم پر رحم فرمائے تو کافروں کو دردناک عذاب سے

مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ

کون پناہ دے گا۔ تم کہدو کہ وہی (خدا) بڑا رحم کرنے والا ہے جس پر ہم ایمان لائے ہیں اور ہم نے تو اسی

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ

پر بھروسہ کر لیا ہے تو عنقریب ہی تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ کون صریحی گمراہی میں (پڑا) ہے۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ بھلا

اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾ ع

دیکھو تو کہ اگر تمہارا پانی زمین کے اندر چلا جائے تو کون ایسا ہے جو تمہارے لئے پانی کا چشمہ بہا لائے۔

اٰیاتہا ۵۲ سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ (۶۸) (۲) رکوعاتہا ۲

سورہ قلم ۱ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی باون آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

نٓ ۚ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ﴿۱﴾ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲﴾

ن ۱ قلم ۲ کی اور اس چیز کی جو لکھتے ہیں (اسکی) قسم ہے کہ تم اپنے پروردگار کے فضل و کرم سے دیوانے نہیں ہو۔

قیامت کا علم صرف خدا ہی کو ہے

۱ اس سورہ میں قسم دولت کی عظمت، ولید بن مغیرہ کے حالات، مروان کے باغ کا قصہ، فسلاں بردار و نافرماں بردار برابر نہیں ہو سکتے، قیامت کا تذکرہ، قرآن تو بس نصیحت ہے وغیرہ کا ذکر ہے۔ ۱۲

۲ اگرچہ انسان روزمرہ کی معمولی چیزوں میں غور و فکر نہیں کرتا۔ اور اسی وجہ سے خدا کی قدرت کا تماشا دیکھنا نصیب نہیں ہوتا اور چیزوں کو چھوڑ کر قلم اور کتاب ہی کو دیکھو کہ یہ ایک ایسی عجیب و غریب ایجاد ہے جس کی مثل و نظیر مستقبل ایجاد ہو ہی نہیں سکتی یہی وہ چیز ہے جس پر دین و دنیا کے تمام کارخانے کا دارومدار ہے اسی وجہ سے اسکی اتنی عظمت ہے اور عظمت ہی کی وجہ سے خدا نے اسکی قسم کھائی ہے۔ ۱۲

ع ۱ ۲ ۱۶ ۲ ۷

قلم و دوات کی عظمت

وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۚ﴿۳﴾ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾

اور تمہارے واسطے یقیناً وہ اجر ہے جو کبھی ختم ہی نہ ہوگا۔ اور بیشک تمہارے اخلاق ۱؎ بڑے (اعلےٰ درجہ کے)

فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۙ﴿۵﴾ بِاَيِّيْكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ

ہیں تو عنقریب ہی تم بھی دیکھو گے اور یہ کفار بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں دیوانہ کون ہے۔ بیشک تمہارا پروردگار ان سے

اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۷﴾

خوب واقف ہے جو اس کی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں اور وہ ہدایت یافتہ لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ﴿۹﴾

تو تم جھٹلانے والوں کا کہنا نہ ماننا۔ وہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اگر تم نرمی اختیار کرو تو وہ بھی نرم ہو جائیں (اور تم کہیں)

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ﴿۱۰﴾ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ﴿۱۱﴾ مَّنَّاعٍ

ایسے کہنے میں نہ آنا جو بہت قسمیں کھاتا ذلیل اور وقت عیب جو اعلےٰ درجہ کا چغل خور مال کا بہت بخیل حد سے

لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴿۱۳﴾ اَنْ كَانَ

بڑھنے والا گنہگار تند مزاج اور اس کے علاوہ ولدالزنا (حرام زادہ) بھی ہے چونکہ مال اور بہت سے بیٹے رکھتا ہے

ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۱۴﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ

جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو بول اٹھتا ہے کہ یہ تو اگلوں کے افسانے ہیں۔ ہم عنقریب

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۵﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا

اس کی ناک پر داغ لگائیں گے۔ جس طرح ہم نے ایک ۲؎ باغ والوں کا امتحان لیا تھا اسی طرح

بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿۱۷﴾

ان کا امتحان لیا۔ جب انہوں نے قسمیں کھا کھا کر کہا کہ صبح ہوتے ہم اس کا میوہ ضرور توڑ ڈالیں گے اور انشاء اللہ

وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ

نہ کہا۔ تو یہ لوگ پڑے سو ہی رہے تھے کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے (راتوں رات) ایک بلا چکر لگا

نَآئِمُوْنَ ﴿۱۹﴾ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ۙ﴿۲۰﴾ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿۲۱﴾

گئی تو وہ (سارا باغ جل کر) ایسا ہو گیا جیسے بہت کالی رات۔ پھر یہ لوگ تڑکے ہی تڑکے لگے باہم غل مچاتے

۱؎ آپ کے حالات زندگی پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے اخلاق کے اعلیٰ نمونے سیکڑوں نہیں ہزاروں تک پہنچے ہوئے ہیں۔ بلکہ سچ یہ ہے کہ اور معجزات سے قطع نظر کر کے اسلام کی ترقی سب سے زیادہ آپ کے اخلاق کی وجہ سے ہوئی۔ اسی بنا پر سعدیؒ کہتے ہیں ؎

بہترین ہزار معجزہ بخش
ادب نیک بود و خلق عظیم ۔۱۲

۲؎ یہ سب اوصاف ولید بن مغیرہ کے ہیں جس کا باپ کا پتہ نہ تھا قریش میں پرورش پا کر جب اٹھارہ برس کا ہو چکا تو مغیرہ نے اسے اپنا بیٹا بنا لیا۔ ۱۲

۲؎ صنعاء سے بارہ میل کے فاصلہ پر وادان میں سرراہ ایک باغ تھا اور اس کا مالک ایک نیک دل سخی آدمی تھا اس میں سے حق اللہ بھی دیتا، محتاجوں کو بھی کھلاتا، مسافروں کو بھی محروم نہ رکھتا۔ اتفاقاً جب وہ مر گیا تو اس کے تین بیٹے وارث ہوئے اور اس سال باغ خوب پھلا تھا دونوں بڑے بیٹوں نے اسے دیکھ کر یہ صلاح کی کہ اس سال اس میں سے کسی کو کچھ نہ دینا چاہیئے تاکہ اس کی بدولت دولت مند ہو جائیں۔ چھوٹے نے اگرچہ باپ کا رویہ اختیار کرنا چاہا مگر ان لوگوں کی زیادتی اور شرارت سے ان کا ساتھی ہو گیا غرض جب وہ تیار ہو گیا ... تو ایک دن قریب شام یہ لوگ آئے اور ارادہ کر کے گئے کہ کل اسے ضرور توڑیں گے مگر حق خدا بند کر دینے کی وجہ سے رات ہی کو ایسی آفت آئی کہ سارا باغ تباہ ہو گیا اور صبح کو دیکھا تو کچھ نہ تھا۔ ۱۲

ولید بن مغیرہ کے حالات

صرودان کے باغ کا قصہ

اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ فَانْطَلَقُوْا وَ

کہ اگر تم کو پھل توڑنا ہے تو اپنے باغ میں سویرے سے چلے چلو۔ غرض وہ لوگ چلے اور آپس میں چپکے

هُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ﴿۲۴﴾

چپکے کہتے جاتے تھے کہ آج یہاں تمہارے پاس کوئی فقیر نہ آنے پائے تو وہ لوگ روک تھام کے اہتمام کے ساتھ

وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿۲۶﴾

پھل توڑنے کی ٹھانے ہوئے سویرے ہی جا پہنچے۔ پھر جب اسے (جلا ہوا سیاہ) دیکھا تو کہنے لگے۔ ہم لوگ بھٹک گئے

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا

(یہ ہمارا باغ نہیں) پھر سوچ کر بولے (بات یہ ہے کہ) ہم لوگ بڑے بدنصیب ہیں۔ جو انمیں منصف مزاج تھا کہنے لگا کیوں میں نے

تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقْبَلَ

تم سے نہیں کہا تھا کہ تم لوگ (خدا کی) تسبیح کیوں نہیں کرتے۔ وہ بولے ہمارا پروردگار پاک ہے بیشک ہم ہی قصوروار ہیں پھر

بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا

لگے ایک دوسرے کے منہ در منہ ملامت کرنے (آخر) سب نے اقرار کیا کہ ہائے افسوس بیشک ہم ہی خود سرکش تھے۔

طٰغِيْنَ ﴿۳۱﴾ عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا

اُمید ہے کہ ہمارا پروردگار ہمیں اس سے بہتر باغ عنایت فرمائے ہم اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرتے ہیں

رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ

(دیکھو) یوں عذاب ہوتا ہے اور آخرت کا عذاب تو اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اگر یہ لوگ

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ

سمجھتے ہوں۔ بیشک پرہیزگار لوگ اپنے پروردگار کے ہاں عیش و آرام کے باغوں

النَّعِيْمِ ﴿۳۴﴾ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾

میں ہوں گے۔ تو کیا ہم فرمانبرداروں کو نافرمانوں کے برابر کر دیں گے (ہرگز

مَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾

نہیں) تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسا حکم لگاتے ہو۔ یا تمہارے پاس کوئی (ایمانی) کتاب ہے جسمیں تم پڑھ لیتے

۱۵ یہ اسی چھوٹے لڑکے کا قول ہے جو بڑوں کو بُرے ارادوں سے روکتا تھا۔ اور اوسط اس وجہ سے فرمایا کہ خیر الامور اوسطہا۔ تو چونکہ وہ سب سے اچھا تھا اس وجہ سے اوسط فرمایا اور میں نے بھی اسی لحاظ سے منصف مزاج کا ترجمہ کیا ہے کیوں کہ انصاف بھی ایک میانہ روی اور علم و فضیلت کا اوسط ہے۔ ۱۲

۱۶ ان لوگوں کے توبہ استغفار پر اور اقرار جرم و ندامت پر رحم کھا کر خدا نے اس سے کہیں بہتر باغ عطا فرمایا جس کی مثل دنیا میں مشکل ہے حتیٰ کہ اس کا نام حیوان رکھا گیا۔ ۱۲

(۱۶) ع (۳۳) (۳۱)

فرمانبردار اور نافرمان برابر نہیں ہو سکتے۔

اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾ اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا

ہو کہ جو چیز تم پسند کرو گے تم کو وہاں ضرور ملے گی۔ یا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو روزِ قیامت تک

بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾ سَلْهُمْ

چلی جائیں گی کہ جو کچھ تم حکم دو گے وہی تمہارے لئے ضرور حاضر ہوگا۔ ان سے پوچھو تو کہ ان میں اس کا

اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ

کون ذمہ دار ہے یا (اس باب میں) ان کے اور لوگ بھی شریک ہیں۔ تو اگر یہ لوگ سچے ہیں تو اپنے

اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۴۱﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ

شریکوں کو سامنے لائیں۔ جس دن پنڈلی کھول دی جائے اور (کافر) لوگ سجدے کے لئے بلائے

اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۴۲﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ

جائیں گے تو (سجدہ) نہ کر سکیں گے ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی رسوائی ان پر

تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَ

چھائی ہوگی۔ اور (دُنیا میں) یہ لوگ سجدے کے لئے بلائے جاتے اور ہٹے کٹے

هُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ۭ

تندرست تھے۔ تو مجھے اس کلام کے جھٹلانے والے سے سمجھ لینے دو ہم ان کو آہستہ آہستہ

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ

اس طرح پکڑ لیں گے کہ ان کو خبر بھی نہ ہوگی اور میں ان کو مہلت دیئے جاتا ہوں بیشک میری تدبیر

اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۴۵﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ

مضبوط ہے۔ (اے رسولؐ) کیا تم ان سے (تبلیغ رسالت کا) کچھ صلہ مانگتے ہو کہ ان پر تاوان کا بوجھ پڑ

مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَاصْبِرْ

رہا ہے۔ یا ان کے پاس غیب (کی خبر) ہے کہ یہ لوگ لکھ لیا کرتے ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کے حکم

لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ

کے انتظار میں صبر کرو اور مچھلی والے (کا نوالہ ہونے) والے (یونسؑ) کے ایسے نہ ہو جاؤ۔ کہ جب وہ غصہ میں بھرے

مع ۱۵

۱ پنڈلی کھول دینے کا مطلب کسی مصیبت و بلا کا آنا ہے اور چونکہ قیامت سے بالاتر کوئی مصیبت نہیں اس وجہ سے اس کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے ۱۲

۲ ہمارے فاضل معاصر مولوی نذیر احمد خاں صاحب نے اس مقام پر حاشیہ میں لکھا ہے کہ صاحب الحوت اور ذوالنون کے ایک معنی ہیں۔ "مچھلی والا"۔ مگر وہ لفظ اچھا نہیں۔ افسوس خاں صاحب نے اپنے اردو محاورات کا عربی محاورات پر قیاس کیا۔ حالانکہ یہ کسی طرح جائز نہیں۔ اس کے علاوہ انہیں خبر نہیں کہ صاحب کے معنی کیا کیا ہیں اور اس بنا پر صاحب الحوت کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں کسقدر تعجب خیز بات ہے کہ ایک ہندی شخص جو محاورات عرب سے پورا باخبر نہ ہو وہ قرآن کے الفاظ پر اعتراض کرے جس کے مقابلہ میں بڑے بڑے قابل اہل زبان کے دانت کھٹے ہو گئے۔ ۱۲

وقف لازم

مَكْظُومٌ ﴿۴۸﴾ لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَ

ہوئے تھے اپنے پروردگار کو پکارا۔ اگر تمہارے پروردگار کی مہربانی انکی یاوری نہ کرتی تو چٹیل میدان میں ڈال دیئے جاتے اور

هُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَ

ان کا بُرا حال ہوتا۔ تو اُنکے پروردگار نے انکو برگزیدہ کرکے نیکوکاروں سے بنا دیا۔ اور کفار جب قرآن

اِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ

کو سنتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ تمہیں گھور گھور کر (راہ راست سے) ضرور پھسلا دینگے

وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۲﴾

اور کہتے ہیں کہ یہ تو سڑی ہے۔ اور یہ (قرآن) تو سارے جہان کی نصیحت ہے۔

قرآن تو بس نصیحت ہے

وقف لازم

(۶۹) سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ مَكِّيَّةٌ (۷۸)

اٰیاتہا ۵۲ رکوعاتہا ۲

سورۃ الحاقۃ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی باون آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

اس سورۃ میں قیامت کا ذکر، عاد و ثمود کی ہلاکت، قیامت میں نیکوکاروں کی حالت اور بدکار کی کیفیت قرآن کی حقیقت وغیرہ مذکور ہے ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَآقَّةُ ﴿۱﴾ مَا الْحَآقَّةُ ﴿۲﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ﴿۳﴾ كَذَّبَتْ

سچ مچ ہونیوالی (قیامت) وہ سچ مچ ہونیوالی کیا چیز ہے اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ سچ مچ ہونیوالی کیا ہے (وہی)

ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ﴿۴﴾ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا

کھڑکھڑانے والی جس کو (قوم) عاد و ثمود نے جھٹلایا۔ غرض (قوم) ثمود تو چنگھاڑ سے ہلاک کر دیئے

بِالطَّاغِيَةِ ﴿۵﴾ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ﴿۶﴾

گئے۔ رہے (قوم) عاد تو وہ بہت شدید تیز آندھی سے ہلاک کئے گئے خدا نے اسے

عاد و ثمود کی ہلاک

سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا فَتَرَى

سات رات اور آٹھ دن لگاتار ان پر چلایا تو تو لوگوں کو اس طرح ڈھیر (مرے) پڑے

الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ﴿۷﴾ فَهَلْ

دیکھتا کہ گویا وہ کھجوروں کے کھوکھلے تنے ہیں تو کیا ان میں سے کسی کو بھی بچا کچا دیکھتا

تَرٰی لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِیَةٍ ﴿۸﴾ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَ

ہے۔ اور فرعون اور جو لوگ اس سے پہلے تھے اور وہ لوگ (قوم لوط) جو الٹی ہوئی بستیوں کے

الْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ﴿۹﴾ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ

رہنے والے تھے سب گناہ کے کام کرتے تھے۔ تو ان لوگوں نے اپنے پروردگار کے رسول کی نافرمانی

اَخْذَةً رَّابِیَةً ﴿۱۰﴾ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِی الْجَارِیَةِ ﴿۱۱﴾

کی تو خدا نے بھی انکی بڑی سختی سے پکڑ کر ڈالی۔ جب پانی چڑھنے لگا تو ہم نے تمکو کشتی پر سوار کیا تاکہ ہم اسے تمہارے

لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِیَهَآ اُذُنٌ وَّاعِیَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِی

لئے یادگار بنائیں اور اسے یاد رکھنے والے کان (سنکر) یاد رکھیں۔ پھر جب صور میں ایک (بار) پھونک

الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا

مار دی جائے گی اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر اکبارگی (ٹکرا کر) ریزہ ریزہ کر

دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿۱۴﴾ فَیَوْمَىٕذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱۵﴾ وَانْشَقَّتِ

دیئے جائیں گے تو اس روز قیامت آ ہی جائے گی اور آسمان پھٹ

السَّمَآءُ فَهِیَ یَوْمَىٕذٍ وَّاهِیَةٌ ﴿۱۶﴾ وَّالْمَلَكُ عَلٰۤی اَرْجَآىِٕهَا وَیَحْمِلُ

جائے گا تو وہ اس دن بہت پھس پھسا ہو گا اور فرشتے اس کے کنارے پر ہونگے اور تمہارے

عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ یَوْمَىٕذٍ ثَمٰنِیَةٌ ﴿۱۷﴾ یَوْمَىٕذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا

پروردگار کے عرش کو اس دن آٹھ [۸] فرشتے اپنے سروں پر اٹھائے ہونگے اس دن تم سب کے سب (خدا کے سامنے)

تَخْفٰی مِنْكُمْ خَافِیَةٌ ﴿۱۸﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَیَقُوْلُ

پیش کئے جاؤ گے اور تمہاری کوئی پوشیدہ بات چھپی نہ رہے گی۔ تو جس کو (اس کا نامۂ عمل) داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا

هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْ ﴿۱۹﴾ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ ﴿۲۰﴾

تو وہ (لوگوں سے) کہیگا لیجئے میرا نامۂ عمل پڑھیئے تو۔ میں تو جانتا تھا کہ مجھے میرا حساب (کتاب) ضرور ملیگا

فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ﴿۲۱﴾ فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ﴿۲۲﴾ قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ ﴿۲۳﴾

پھر وہ دل پسند عیش میں ہوگا بڑے عالی شان باغ میں جن کے پھل بہت جھکے ہوئے قریب ہونگے

ع۱ سعید بن منصور ابن جریر ابن منذر ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے مکحول سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسول نے فرمایا میں نے خدا سے عرض کی تھی کہ ایسے کان علی کے بنا دے اسی وجہ سے حضرت علی فرماتے تھے کہ جو بات میں نے رسول سے سنی وہ کبھی نہ بھولا اور ابن جریر۔ ابن ابی حاتم، واحدی، ابن مردویہ، ابن عساکر اور ابن بخاری نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے جناب امیر سے فرمایا مجھے خدا نے حکم دیا ہے کہ میں تم کو اپنے سے قریب کروں۔ اور دور نہ ہونے دوں۔ اور تم کو تعلیم کروں۔ اور تم یاد رکھو کہ تم کو حق کی قسم یاد رکھنا اسی کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں حضرت علی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا یا علی خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم کو قریب کروں اور تعلیم کروں تاکہ تم یاد رکھو۔ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی اس وقت رسول اللہ نے فرمایا یا علی تو میرے علم کا یاد رکھنے والا کان ہے دیکھو تفسیر درمنثور ج ۶، صفحہ ۲۶۰ سطر ۱۱ تا ۱۷ مطبوعہ مصر ۱۲

ع۲ آٹھ کی تعیین خدا کا فرمودہ ہے، پھر اس میں کیا کلام ہو سکتا ہے۔ اور کسی کاوش تفتیش اور تاویل کی ضرورت نہیں اس سے فرشتے مراد ہیں۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ یہ شرف اس دن اولین و آخرین میں سے آٹھ خاصان خدا کو ملے گا۔ نوح ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، محمد مصطفےٰ، علی، حسن اور حسین علیہم السلام ۱۲

قیامت میں نیکوکار کی حالت

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيٓـًٔا بِمَآ أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿٢٤﴾ وَأَمَّا

جو کارگزاریاں تم گزشتہ ایام میں کرکے آگے بھیج چکے ہو اس کے صلہ میں مزے سے کھاؤ پیو[1] اور جس کا نامۂ عمل

مَنْ أُوتِيَ كِتَٰبَهُۥ بِشِمَالِهِۦ فَيَقُولُ يَٰلَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَٰبِيَهْ ﴿٢٥﴾

اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا اے کاش مجھے میرا نامۂ عمل نہ دیا جاتا، اور مجھے نہ معلوم

وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾ يَٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾ مَآ أَغْنَىٰ

ہوتا۔ کہ میرا حساب کیا ہے۔ اے کاش موت نے ہمیشہ کے لئے میرا کام تمام کر دیا ہوتا (افسوس میرا مال

عَنِّي مَالِيَهْ ﴿٢٨﴾ هَلَكَ عَنِّي سُلْطَٰنِيَهْ ﴿٢٩﴾ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ﴿٣٠﴾

میرے کچھ بھی کام نہ آیا ہائے (میری سلطنت خاک میں مل گئی (پھر حکم ہوگا) اسے گرفتار کرکے طوق پہناؤ

ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ﴿٣١﴾ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا

پھر اسے جہنم میں جھونک دو پھر ایک زنجیر میں جس کی ناپ ستر گز کی ہے اسے خوب جکڑ دو (کیونکہ) یہ نہ تو

فَاسْلُكُوهُ ﴿٣٢﴾ إِنَّهُۥ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ﴿٣٣﴾ وَلَا

بزرگ خدا ہی پر ایمان لاتا تھا اور نہ محتاج کے کھلانے پر (لوگوں کو) آمادہ کرتا تھا

يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿٣٤﴾ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَٰهُنَا

تو آج نہ اس کا یہاں کوئی غمخوار ہے اور نہ پیپ کے سوا

حَمِيمٌ ﴿٣٥﴾ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ﴿٣٦﴾ لَّا يَأْكُلُهُۥٓ إِلَّا

(اس کے لئے) کچھ کھانا ہے جس کو گناہ گاروں کے سوا کوئی نہیں

الْخَٰطِـُٔونَ ﴿٣٧﴾ فَلَآ أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ ﴿٣٨﴾ وَمَا لَا تُبْصِرُونَ ﴿٣٩﴾

کھائے گا۔ تو مجھے ان چیزوں کی قسم ہے جو تم کو دکھائی دیتی ہیں اور جو تمہیں نہیں سجھائی

إِنَّهُۥ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿٤٠﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۖ قَلِيلًا مَّا

دیتیں کہ بیشک یہ (قرآن) ایک معزز فرشتے کا لایا ہوا پیغام ہے اور یہ کسی شاعر کی تک بندی نہیں تم

تُؤْمِنُونَ ﴿٤١﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۖ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿٤٢﴾

لوگ تو بہت کم ایمان لاتے ہو۔ اور نہ کسی کاہن کی (خیالی) بات ہے۔ تم لوگ تو بہت کم غور کرتے ہو۔

قیامت میں ہر کار کی کیفیت

[1] ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس سے مراد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں ۱۲

قرآن کی حقیقت

تَنْزِيلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ

سارے جہان کے پروردگار کا نازل کیا ہوا (کلام) ہے۔ اگر رسولؐ ہماری نسبت کوئی جھوٹ بات

الْاَقَاوِيْلِ ﴿۴۴﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ

بنا لاتے تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے۔ پھر ہم ضرور ان کی گردن اڑا دیتے

الْوَتِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ

تو تم میں سے کوئی ان سے (مجھے) روک نہ سکتا۔ یہ تو پرہیزگاروں کیلئے نصیحت

لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى

ہے۔ اور ہم خوب جانتے ہیں کہ تم میں سے کچھ لوگ (اسکے) جھٹلانیوالے ہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ یہ

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۵۱﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۵۲﴾

کافروں کی حسرت کا باعث ہے۔ اور اسمیں شک نہیں کہ یہ یقیناً برحق ہے۔ تو تم اپنے بزرگ پروردگار کی تسبیح کرو۔

اٰیاتہا (۷۰) سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ (۷۹) رکوعاتہا

سورۃ ۱؎ معارج مکہ میں نازل ہوا اور اس کی چوالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۱﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ﴿۲﴾

ایک مانگنے والے نے کافروں کے لئے ہو کر رہنے والے عذاب کو۲؎ مانگا جسکو کوئی ٹال نہیں سکتا جو

مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ﴿۳﴾ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ

درجے والے خدا کی طرف سے (ہونے والا) تھا۔ جس کی طرف فرشتے اور روح الامین چڑھتے ہیں (اور یہ) ایک

كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ﴿۴﴾ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ﴿۵﴾

دن میں (اتنی مسافت طے کرتے ہیں) جس کا اندازہ پچاس ہزار برس کا ہوگا۔ تو تم اچھی طرح (ان تکلیفوں کو) برداشت

اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ﴿۶﴾ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ﴿۷﴾ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ﴿۸﴾

کرتے رہو۔ وہ (قیامت) انکی نگاہ میں بہت دور ہے اور ہماری نظر میں نزدیک ہے جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کا سا ہو جائیگا

۱؎ اس سورہ میں حارث بن نعمان کا جناب امیرؑ کی عداوت سے معذب اور ہلاک ہونا، قیامت کی کیفیت، انسان کا لالچی ہونا، سنتی نماز کا ذکر، واجبی نماز کا تذکرہ، قیامت کا ذکر وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

۲؎ جب حضرت رسولؐ نے جناب امیرؑ کو غدیر خم میں اپنا خلیفہ نامزد کیا اور یہ خبر اطراف و بلاد میں پھیلی تو حارث بن نعمان فہری مدینہ میں آیا اور اپنے ناقہ سے اترا اور باندھکر حضرتؐ کے پاس پہنچا اور آپ اس وقت اصحاب کے مجمع میں تشریف فرما تھے یہ آتے ہی بے باکی سے کہنے لگا اے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم نے توحید کو کہا ہم نے مان لیا، اپنی رسالت کو کہا مان لیا، نماز کو کہا پڑھی، روزہ کو کہا رکھا، حج کو کہا کیا، اس پر بھی تم کو چین نہ آیا کہ تم نے اپنے چچازاد بھائی کو ہمارا حاکم بنایا۔ یہ تم نے اپنی طرف سے کیا ہے یا خدا کی طرف سے آپ نے فرمایا خدا کی قسم خدا کی طرف سے۔ یہ سنکر حارث پچھلے پاؤں پلٹا اور کہتا ہوا چلا کہ خدایا اگر یہ سچ کہتے ہیں۔ تو تو آسمان سے ایک پتھر یا کوئی عذاب نازل کر۔ ابھی وہ اپنی سواری تک نہ پہنچا تھا کہ ایک پتھر اس کے سر پر گرا اور اس کے پاخانہ کے مقام سے نکل گیا۔ اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ دیکھو تفسیر ثعلبی۔ ۱۲

حارث نعمان کا معذب ہونا

وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝٩ وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا ۝١٠
اور پہاڑ دھنکے ہوئے اُن کا سا باوجودیکہ ایکدوسرے کو دیکھتے ہوں گے کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے

يُبَصَّرُونَهُمْ ۚ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ
گا۔ گنہگار تو آرزو کرے گا کہ کاش اس دن کے عذاب کے بدلے اس کے بیٹوں اور اس کی

بِبَنِيهِ ۝١١ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ۝١٢ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ۝١٣ وَ
بیوی اور اس کے بھائی اور اس کے کنبے کو جس میں وہ رہتا تھا اور جتنے آدمی روئے زمین پر ہیں سب

مَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ ۝١٤ كَلَّا ۖ إِنَّهَا لَظَىٰ ۝١٥ نَزَّاعَةً
کو لے لیں اور اس کو چھٹکارا دے دیں (مگر) یہ ہرگز نہ ہوگا۔ (جہنم کی) وہ بھڑکتی آگ ہے کہ کھال کو ادھیڑ کر

لِّلشَّوَىٰ ۝١٦ تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ۝١٧ وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ ۝١٨ إِنَّ
رکھ دے گی (اور) ان لوگوں کو اپنی طرف بلاتی ہوگی جنہوں نے (دین سے) پیٹھ پھیری اور منہ موڑا

الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ۝١٩ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ۝٢٠ وَإِذَا مَسَّهُ
اور (مال) جمع کیا اور بند کر رکھا بیشک انسان بڑا لالچی پیدا ہوا ہے جب اسے تکلیف چھو بھی گئی تو گھبرا گیا

الْخَيْرُ مَنُوعًا ۝٢١ إِلَّا الْمُصَلِّينَ ۝٢٢ الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ
اور جب اسے ذرا فراخی حاصل ہوئی تو بخیل بن بیٹھا مگر جو لوگ [1] نماز پڑھتے ہیں جو اپنی نماز [2] کا التزام رکھتے ہیں

دَائِمُونَ ۝٢٣ وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ ۝٢٤ لِّلسَّائِلِ
اور جن کے مال میں مانگنے والے اور نہ مانگنے والے کے لئے ایک مقرر حصہ ہے اور جو لوگ روز

وَالْمَحْرُومِ ۝٢٥ وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝٢٦ وَالَّذِينَ هُم
جزا کی تصدیق کرتے ہیں اور جو لوگ اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرتے

مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ۝٢٧ إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ۝٢٨
رہتے ہیں۔ بیشک انکے پروردگار کے عذاب سے بےخوف ہونا چاہیئے اور جو لوگ اپنی شرمگاہ کی اپنی بیویوں اور

وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝٢٩ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ
اپنی لونڈیوں کے سوا سے حفاظت کرتے ہیں تو ان لوگوں کی ہرگز ملامت نہیں کی

[1] حاصی نے زین الفتی میں ایک طولانی حدیث جناب امیرؑ سے نقل کی ہے جس کا ایک فقرہ یہ ہے کہ حضرتؑ فرماتے ہیں خدا کی قسم میں نے نہ کبھی کفر کیا اور نہ کبھی کسی چیز پر لالچ کیا۔ اور جہاں خدا نے فرمایا ہے کہ انسان بڑا لالچی ہے۔ اس کے بعد پھر کچھ لوگوں کو اس سے مستثنیٰ کیا ہے خدا کی قسم ہمارے سوا کوئی دوسرا مستثنیٰ نہیں ہے۔ اور یہ خدا کا فضل ہے جس کو چاہے عطا فرماتے۔ ۱۲

انسان بڑا لالچی ہے

[2] ایک حدیث میں ہے کہ اس سے سنتی نماز مراد ہے۔ ۱۲

سنتی نماز کا ذکر

ایمانھم فانھم غیر ملومین ﴿۳۰﴾ فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک
جائے گی۔ تو جو لوگ ان کے سوا اور کے خواستگار ہوں تو یہی لوگ
ھم العدون ﴿۳۱﴾ والذین ھم لامٰنٰتھم وعھدھم راعون ﴿۳۲﴾
حد سے بڑھ جانیوالے ہیں اور جو لوگ اپنی امانتوں اور عہدوں کا لحاظ رکھتے ہیں اور جو لوگ
والذین ھم بشھٰدٰتھم قآئمون ﴿۳۳﴾ والذین ھم علٰی صلاتھم
اپنی شہادتوں پر قائم رہتے ہیں۔ اور جو لوگ اپنی نمازوں [1] کا خیال رکھتے ہیں
یحافظون ﴿۳۴﴾ اولئک فی جنٰت مکرمون ﴿۳۵﴾ فمال الذین
یہی لوگ (بہشت کے) باغوں میں عزت سے رہیں گے۔ تو (اے رسول) کافروں
کفروا قبلک مھطعین ﴿۳۶﴾ عن الیمین وعن الشمال
کو کیا ہو گیا ہے کہ تمہارے پاس گروہ گروہ داہنے سے بائیں سے دوڑے چلے آرہے
عزین ﴿۳۷﴾ ایطمع کل امرئ منھم ان یدخل جنۃ نعیم ﴿۳۸﴾
ہیں۔ کیا ان میں سے ہر شخص اسی کا متمنی ہے کہ چین کے باغ (بہشت) میں داخل ہوگا
کلا انا خلقنھم مما یعلمون ﴿۳۹﴾ فلا اقسم برب المشرق و
ہرگز نہیں۔ ہم نے انکو جس (گندی) چیز سے پیدا کیا یہ لوگ جانتے ہیں۔ تو میں مشرقوں [2] اور مغربوں کے پروردگار
المغرب انا لقدرون ﴿۴۰﴾ علٰی ان نبدل خیرا منھم وما
کی قسم کھاتا ہوں کہ ہم ضرور اس بات کی قدرت رکھتے ہیں کہ ان کے بدلے ان سے بہتر لوگ لا بسائیں اور ہم
نحن بمسبوقین ﴿۴۱﴾ فذرھم یخوضوا ویلعبوا حتی یلقوا
عاجز نہیں ہیں۔ تو تم ان کو چھوڑ دو کہ باطل میں پڑے کھیلتے رہیں یہاں تک کہ جس دن کا ان سے
یومھم الذی یوعدون ﴿۴۲﴾ یوم یخرجون من الاجداث
وعدہ کیا جاتا ہے ان کے سامنے آموجود ہو اسی دن یہ لوگ قبروں سے نکل کر اس طرح دوڑینگے
سراعا کانھم الی نصب یوفضون ﴿۴۳﴾ خاشعۃ ابصارھم
گویا وہ کسی جھنڈے کی طرف دوڑے چلے جاتے ہیں (ندامت سے) ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہونگی ان

واجبی نماز کا ذکر

قیامت کا تذکرہ

[1] ایک حدیث میں ہے کہ اس سے واجبی نمازیں مراد ہیں۔ ۱۲

[2] موسم کے بدلنے سے آفتاب ماہتاب ستاروں کے طلوع وغروب کی جگہیں بھی بدل جاتی ہیں۔ اس لحاظ سے مشارق ومغارب کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ۱۲

تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝ ۴۴

پر رسوائی چھائی ہوئی ہوگی۔ یہ وہی دن ہے جس کا اُن سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

سُوْرَةُ نُوْحٍ مَّكِّيَّةٌ (۷۱)

اٰيَاتُهَا ۲۸ — رُكُوْعَاتُهَا ۲

سُورۂ نوح مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ

ہم نے نوح کو اس کی قوم کے پاس (پیغمبر بنا کر) بھیجا (قبل اسکے کہ انکی قوم پر دردناک عذاب آئے انکو

يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ ۲

اس سے ڈراؤ۔ تو (نوح اپنی قوم سے) کہنے لگے اے میری قوم میں تو تمھیں صاف صاف ڈر سنا (اور

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ ۳ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ

سمجھاتا) ہوں کہ تم لوگ خدا کی عبادت کرو اور اُسی سے ڈرو اور میری اطاعت کرو خدا تمھارے گناہ

وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَاۗءَ لَا يُؤَخَّرُ ۚ

بخش دے گا اور تمھیں (موت کے) مقرر وقت تک باقی رکھے گا۔ بیشک جب خدا

لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ۴ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ۝ ۵

کا مقرر کیا ہوا وقت آجاتا ہے تو پیچھے ہٹایا نہیں جا سکتا۔ اگر تم سمجھتے ہوتے۔ (جب لوگوں نے نہ مانا تو عرض کی) پروردگار

فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَاۗءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا ۝ ۶ وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ

میں اپنی قوم کو (ایمان کی طرف) برابر بلاتا رہا لیکن وہ میرے بلانے سے اور زیادہ گریز ہی کرتے رہے۔ اور میں نے جب انکو بلایا کہ (یہ توبہ کریں اور)

جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا

تو انہیں معاف کر دے تو انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور (مجھ سے چھپنے کو) کپڑے اوڑھ لیے

وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝ ۷ ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝ ۸ ثُمَّ اِنِّيْٓ اَعْلَنْتُ

اور اڑ گئے اور بہت شدت سے اکڑ بیٹھے۔ پھر میں نے ان کو بالاعلان [۱۲] بلایا پھر انکو ظاہر بظاہر سمجھایا اور

[۱] اس سورہ میں حضرت نوح کا قصہ، توبہ استغفار کے فوائد، خدا کی قدرتیں، قصہ نوح کا بقیہ وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

حضرت نوح کا قصہ

[۲] آپ کے بالاعلان دعوت تبلیغ کا یہ طریقہ تھا کہ لوگوں کے دروازوں پر جاتے تھے اور بلند آواز سے فرماتے تھے بھائیو کہو لا الہ الا اللہ تاکہ رستگاری پاؤ۔ اور آہستہ کہنے کا یہ طریقہ تھا کہ جب کسی کو تنہا پاتے تو اپنا منہ اس کے کان کے قریب لے جاتے، اور ایمان لانے کو فرماتے۔ غرض یہ بھی ایک طریقہ تھا ورنہ اور طریقے بھی تعلیم و تلقین کے آپ نے اختیار کر رکھے تھے اس پر لوگ آپ کے سامنے سے گزرتے تو اپنے منہ ہاتھ چھپا لیتے ایسا نہ ہو پھر کچھ کہیں۔ ۱۲

لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۝ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ

ان کی پوشیدہ بھی فہمائش کی کہ میں نے ان سے کہا اپنے پروردگار سے مغفرت کی دعا مانگو[1] بیشک وہ بڑا

كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ

بخشنے والا ہے۔ (اور) تم پر آسمان سے موسلا دھار پانی برسائے گا اور مال اور اولاد میں

بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝

ترقی دے گا اور تمہارے لئے باغ بنائے گا اور تمہارے لیئے نہریں جاری کرے گا۔

مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۝ اَلَمْ

تمہیں کیا ہو گیا ہے تم خدا کی عظمت کا ذرا بھی خیال نہیں کرتے۔ حالانکہ اُسی نے تمکو طرح طرح کا پیدا کیا۔ کیا تمنے

تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۝ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ

غور نہیں کیا کہ خدا نے سات آسمان اوپر تلے کیونکر بنائے اور اُسی نے اُن میں چاند کو نور بنایا اور

فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۝ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ

سورج کو روشن چراغ بنا دیا۔ اور خدا ہی نے تم کو زمین سے پیدا[2] کیا پھر

الْاَرْضِ نَبَاتًا ۝ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ۝ وَاللّٰهُ

تم کو اسی میں دوبارہ لے جائے گا اور (قیامت میں اُسی سے) نکال کھڑا کرے گا۔ اور خدا ہی

جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۝ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝

نے زمین کو تمہارے لئے فرش بنایا تاکہ تم اسکے بڑے بڑے کشادہ رستوں پر چلو پھرو (پھر)

قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَ

نوحؑ نے عرض کی پروردگارا ان لوگوں نے میری نافرمانی کی اس شخص نے تابعداری کی جس نے انکے مال اور

وَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا ۝ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۝ وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ

اولاد میں نقصان کے سوا فائدہ نہ پہنچایا۔ اور انہوں نے (میرے ساتھ) بڑی بڑی مکاریاں کیں اور لوگوں سے کہنے لگے کہ اپنے

اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۝ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَ

معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور نہ ود کو اور نہ سواع کو اور نہ یغوث و یعوق و نسر کو چھوڑنا۔ اور انہوں

[1] ابن عباسؓ کہتے ہیں میں ایک مرتبہ حضرت علیؓ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور عرض کی یا حضرت میں نے بہت گناہ کئے ہیں۔ آپنے فرمایا استغفار کر۔ دوسرے نے کہا میری زراعت و درخت خشک ہو گئے ہیں فرمایا استغفار کر۔ تیسرے نے کمی بارش کی شکایت کی فرمایا استغفار کر۔ چوتھے نے فقر و تنگدستی بیان کی فرمایا استغفار کرو۔ پانچویں نے بے اولادی کا شکوہ کیا فرمایا استغفار کر۔ غرض اسی طرح اور کئی آدمی آئے اور آپنے سب کو استغفار کا حکم دیا۔ میں نے عرض کی آپنے مختلف سوالات کا ایک ہی جواب دیا۔ آپؑ نے فرمایا کیا میں نے یہ آیت نہیں پڑھی ہے فقلت استغفروا ربکم الخ ۱۲

[2] کیونکہ حضرت آدمؑ ابوالبشر مٹی ہی سے پیدا ہوئے یا یہ مطلب ہو کہ نطفہ جس سے انسان پیدا ہوتا ہے اس کی اصل بھی غذا ہے اور غذا زمین ہی سے نکلتی ہے ۱۲

استغفار کے فوائد

خدا کی قدرتیں

قصہ نوح کا بقیہ

نَسْرًا ﴿۲۳﴾ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾

نے بہتیروں کو گمراہ کر چھوڑا۔ اور تو (ان) ظالموں کی گمراہی کو اور بڑھا دے۔ (آخر) وہ اپنے گناہوں کی

مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ

بدولت (پہلے تو) ڈبوائے گئے پھر جہنم میں جھونکے گئے تو ان لوگوں نے خدا کے سوا کسی کو

دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ

اپنا مددگار نہ پایا۔ اور نوحؑ نے عرض کی پروردگارا (اُن) کافروں میں سے روئے زمین

مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ

پر کسی کو بسا ہوا نہ رہنے دے۔ کیونکہ اگر تو ان کو چھوڑ دے گا تو یہ (پھر) تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور

وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ

انکی اولاد بھی بس گنہگار اور کٹی کافر ہی ہوگی۔ پروردگار مجھکو اور میرے ماں باپ کو اور جو مومن میرے گھر میں آئے اُنکو

بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾

اور تمام ایماندار مردوں اور مومنہ عورتوں کو بخش دے اور (ان) ظالموں کی بس تباہی کو اور زیادہ کر۔

(۷۲) سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ (۴۰)

اٰيَاتُهَا ۲۸ رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورہ[1] جن مکہ میں نازل ہوا اور اس کی اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا

(اے رسولؐ لوگوں سے) کہدو کہ میرے پاس وحی آئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (قرآن کو) جی لگا کر سنا تو کہنے لگے کہ ہم[2]

قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿۱﴾ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ

نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو بھلائی کی راہ دکھاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے۔ اور اب ہم کسی کو اپنے پروردگار کا

بِرَبِّنَآ اَحَدًا ﴿۲﴾ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا

شریک نہ بنائیں گے اور یہ کہ ہمارے پروردگار کی شان بہت بڑی ہے اس نے نہ (کسی کو) بی بی بنایا اور نہ بیٹا

[1] اس سورہ میں جنات کے ایک گروہ کی حکایت اور ان کا ایمان لانا۔ سمجھیں خاص خدا کی عبادت کے لیے ہیں۔ جہنم کی حالت غیب داں صرف خدا ہے۔ ۱۲

[2] ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت رسول رسالت ﷺ کے خلعت سے سرفراز ہوئے اور جنوں کا آسمان پر جانا بند ہوا تو وہ لوگ سمجھے کہ عالم میں کوئی نیا حادثہ ہوا ہے۔ اس بنا پر کچھ جنات اس تفتیش کے لئے مقرر کئے گئے اور اطراف عالم میں پھیل گئے۔ چنانچہ وہ لوگ جو مکہ میں آئے تھے، حضرتؐ کو بازار عکاظ میں دیکھا کہ آپ اپنے اصحاب کے ساتھ نماز صبح میں مشغول ہیں۔ غرض جب ان لوگوں نے حضرتؐ کو قرآن پڑھتے سنا تو کہنے لگے یہی وہ واقعہ ہے جس نے ہم لوگوں کو آسمان پر جانے سے روکا ہے۔ آخر یہ لوگ اپنی قوم کی طرف پھرے، اور یہ جا کر بیان کیا۔ ۱۲

گروہ جن کی حکایت

وَلَدًا ۝ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝

بیٹی اور یہ کہ ہم میں سے بعض بیوقوف خدا کے بارے میں حد سے زیادہ[1] لغو باتیں بکا کرتے تھے۔

وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝

اور یہ کہ ہمارا تو خیال تھا کہ آدمی اور جن خدا کی نسبت جھوٹی بات نہیں بول سکتے اور یہ کہ آدمیوں

وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ

میں سے کچھ لوگ جنات میں سے بعض لوگوں کی پناہ پکڑا کرتے تھے تو (اس سے) ان کی سرکشی

الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ

اور بڑھ گئی اور یہ کہ جیسا تمہارا خیال ہے ویسا ہی ان کا بھی اعتقاد تھا کہ خدا کسی

لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا

کو ہرگز دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔ اور یہ کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اس کو بھی بہت

مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا

قوی نگہبانوں اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا اور یہ کہ پہلے ہم وہاں بہت سے مقامات

مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۭ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝

میں (باتیں) سننے کے لئے بیٹھا کرتے تھے۔ مگر اب کوئی سننا چاہے تو اپنے لئے شعلہ تیار پائے

وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ

گا۔ اور یہ کہ ہم نہیں سمجھتے کہ اس سے اہل زمین کے حق میں برائی مقصود ہے یا ان کے پروردگار

رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۭ

نے انکی بھلائی کا ارادہ کیا ہے اور یہ کہ ہم میں سے کچھ لوگ تو نیکوکار ہیں اور کچھ لوگ اور طرح کے ہم لوگوں کے

كُنَّا طَرَاۗىِٕقَ قِدَدًا ۝ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي

بھی تو کئی طرح کے فرقے ہیں اور یہ کہ ہم سمجھتے تھے کہ ہم زمین میں (رہ کر) خدا کو ہرگز ہرا نہیں

الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۝ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى

سکتے اور نہ بھاگ کر اس کو عاجز کر سکتے ہیں اور یہ کہ جب ہم نے ہدایت (کی کتاب) سنی تو اس پر ایمان

[1] جو باتیں عقلاً و شرعاً اسکی ذات و صفات و شان کے خلاف ہیں مثلاً اسکی طرف اولاد و زوجہ وغیرہ کی نسبت ۱۲ منہ

اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا

لائے۔ تو جو شخص اپنے پروردگار پر ایمان لائے گا تو اس کو نہ نقصان کا خوف ہے اور نہ ظلم کا اور یہ کہ ہم سے کچھ

رَهَقًا ﴿۱۳﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ

لوگ تو فرمانبردار ہیں اور کچھ لوگ نافرمان تو جو لوگ فرمانبردار ہیں وہ تو

فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ

سیدھے راستہ پر چلے اور رہے نافرمان تو وہ جہنم کے کندے بنے

فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾ وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ

اور (اے رسول تم کہہ دو) کہ اگر یہ لوگ سیدھی راہ پر قائم رہتے تو ہم ضرور ان کو انعاروں

لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَمَنْ يُّعْرِضْ

پانی سے سیراب کرتے تاکہ اس سے ان کی آزمائش کریں۔ اور جو شخص اپنے پروردگار

عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾ وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ

کی یاد سے منہ موڑے گا تو وہ اس کو سخت عذاب میں جھونک دے گا اور یہ کہ مسجدیں خاص اللہ

لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ

کی ہیں تو تم لوگ خدا کے ساتھ کسی کی عبادت نہ کرنا اور یہ کہ جب اس کا بندہ (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ

کی عبادت کو کھڑا ہوتا ہے تو لوگ اس کے گرد ہجوم کر کے گرے پڑتے ہیں۔ (اے رسول) تم کہہ دو کہ میں تو

وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾

اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں اور اسکا کسی کو شریک نہیں بناتا۔ (یہ بھی) کہہ دو کہ میں تمہارے حق میں نہ برائی

قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ

کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ بھلائی کا۔ (یہ بھی) کہہ دو کہ مجھے خدا (کے عذاب) سے کوئی بھی پناہ نہیں دے سکتا۔

دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ

اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ دیکھتا ہوں خدا کی طرف سے (احکام کے) پہنچا دینے اور اس کے پیغاموں کے

لہ مطلب یہ ہے کہ جس طرح نصاریٰ نے حضرت عیسٰی کو اور یہود حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا سمجھ کر اپنی عبادتوں میں خدا کا شریک کر دیتے ہیں ویسا تم نہ کرو بلکہ مسجدوں میں صرف خدا تعالےٰ کی عبادت کرو۔ ۱۲

لہ حضرت رسول جو ایک نئی قسم کی نماز پڑھتے تو کفار تماشہ سمجھ کر آپ کو گھیر لیتے۔ اس وجہ سے آپ کو حکم ہوا کہ تم انہیں عبادت اور اپنی رسالت کی حقیقت سمجھاؤ۔ ۱۲

ع ۱ ۱۹ ۱۱

مسجدیں خاص خدا کی عبادت کے لئے ہیں

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۝۲۳

سوا کچھ نہیں کر سکتا اور جس نے خدا اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کی تو اس کے لئے یقیناً جہنم کی آگ ہے

حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ

جس میں وہ ہمیشہ اور ابدالآباد تک رہیگا۔ یہانتک کہ جب لوگ ان چیزوں کو دیکھ لیں گے جنکا ان سے وعدہ

نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ۝۲۴ قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ

کیا جاتا ہے تو ان کو معلوم ہو جائیگا کہ کس کے مددگار کمزور اور کس کا شمار کم ہے۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ میں نہیں جانتا

اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ۝۲۵ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ

کہ جس دن کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے قریب ہے یا میرے پروردگار نے اسکی مدت دراز کر دی ہے۔ (وہی) غیب داں ہے اور

اَحَدًا ۝۲۶ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ

اپنی غیب کی بات کسی پر ظاہر نہیں کرتا مگر جس پیغمبر کو پسند فرمائے تو اس کے آگے اور پیچھے نگہبان (فرشتے)

بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝۲۷ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا

مقرر فرما دیتا ہے تاکہ دیکھ لے کہ انھوں نے اپنے پروردگار کے پیغامات پہنچا دیئے اور

رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۝۲۸ ع

(یوں تو) جو کچھ اُنکے پاس ہے وُہ سب پر حاوی ہے اور اس نے تو ایک ایک چیز گن رکھی ہے

اٰیاتُھا ۲۰ (۷۳) سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ (۳) رُکُوعاتُھا ۲

سُورہ [1] مزمل مکہ میں نازل ہوا اور اس کی بیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝۱ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۲ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ

اے (میرے) چادر [2] لپیٹنے والے (رسولؐ) رات کو (نماز کیواسطے) کھڑے ہو مگر (پوری رات نہیں) تھوڑی رات

مِنْهُ قَلِيْلًا ۝۳ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝۴

آدھی رات یا اس سے بھی کچھ کم کر دو یا اس سے کچھ بڑھا دو [3] اور قرآن کو باقاعدہ ٹھہر ٹھہر کر [4] پڑھا کرو ہم عنقریب تم

[1] اس سورۃ میں نماز نوافل کا حکم، ٹھکانے کی عبادت رات ہی کو ہوتی ہے، جہنم کی سزا نوافل میں آسانی وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

[2] وحی کے وقت آنحضرتؐ پر ایک خاص کیفیت طاری ہوتی۔ جسے ہم تو بتا نہیں سکتے مگر اتنا جانتے ہیں کہ بعض وقت شدت کے جاڑے میں بھی آپ پسینہ پسینہ ہو جاتے تھے۔ حتیٰ کہ ابتدائے نبوت میں جب آپ فرشتہ کی آواز سنتے تو اپنی ہمدرد بیوی حضرت خدیجہؓ سے فرماتے مجھے کپڑے سے لپیٹ دو۔ چنانچہ ایک مرتبہ اسی حالت میں آپ تھے کہ اور چونکہ حبیب کو محبوب کی ہر ادا پسند ہوتی ہے اس وجہ سے خدا نے ان ہی الفاظ سے خطاب کیا۔ ۱۲

[3] واجبی پنجگانہ نمازوں کے علاوہ شب و روز کی چوبیس رکعتیں جو ہم لوگوں پر سنت ہیں حضرت رسولؐ پر واجب تھیں ان ہی میں نماز تہجد بھی شامل ہے گر آپ ان نمازوں کے علاوہ اور بھی نمازیں بہت پڑھا کرتے تھے اسی کی نسبت خدا نے آنحضرتؐ کو اختیار دیا ہے کہ خواہ آدھی رات پڑھو یا اس سے کم یا زیادہ۔ شاید یہ تین قسم کا اختیار موسم کے اعتبار سے ہو یعنی جاڑوں میں جب رات بڑی ہوتی ہے آدھی رات سے زیادہ پڑھو۔ اور گرمیوں میں جب رات چھوٹی ہوتی ہے آدھی رات سے کم۔ اور درمیانی زمانہ میں جب دن رات قریب قریب برابر ہوتے ہیں آدھی رات پڑھا کرو۔ کیونکہ آرام کا بھی کچھ وقت ہونا چاہیئے دن کو تو ہدایت جہاد، فیصلجات وغیرہ سے فرصت نہیں ملتی تھی۔ ۱۲

(باقی بر صفحہ ۹۱۶ پر)

[4] یعنی جلدی جلدی نہ پڑھو بلکہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا پڑھنا ہی عبادت نہیں بلکہ سمجھنا بھی عبادت ہے۔ ۱۲

إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ۝ إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ

پر ایک بھاری حکم نازل کریں گے۔ اس میں شک نہیں کہ رات کا اٹھنا خوب (نفس کا) پامال کن

أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا ۝ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ۝

اور بہت ٹھکانے سے ذکر کا وقت ہے۔ دن کو تو تمہارے اور بہت بڑے بڑے شغل ہیں۔ تو تم

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ

اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرو اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو۔ (وہی) مشرق اور مغرب کا مالک

الْمَغْرِبِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۝ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا

ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسی کو کارساز بناؤ اور جو کچھ لوگ بکا کرتے ہیں اس پر

يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ۝ وَذَرْنِي وَ

صبر کرو اور اُن سے بعنوان شائستہ الگ تھلگ رہو۔ اور مجھے ان جھٹلانے والوں سے جو دولت مند ہیں

الْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ۝ إِنَّ لَدَيْنَا

سمجھ لینے دو اور ان کو تھوڑی سی مہلت دے دو۔ بے شک ہمارے پاس بیڑیاں (بھی) ہیں اور جلانے

أَنْكَالًا وَجَحِيمًا ۝ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ۝ يَوْمَ

والی آگ (بھی) اور گلے میں پھنسنے والا کھانا (بھی) اور دُکھ دینے والا عذاب (بھی) جس دن زمین اور

تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا

پہاڑ لرزنے لگیں گے اور پہاڑ ریت کے ٹیلے سے بھُربھُرے ہو جائیں گے۔ (اے

مَهِيلًا ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا

مکّہ والو) ہم نے تمہارے پاس (اسی طرح) ایک رسول (محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بھیجا جو تمہارے معاملہ میں

أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۝ فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ

گواہی دے جس طرح فرعون کے پاس ایک رسول (موسےٰ) کو بھیجا تھا تو فرعون نے اُس رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے بھی

فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا ۝ فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِنْ كَفَرْتُمْ

(اس کی سزا میں) اس کو بہت سخت پکڑا۔ تو اگر تم بھی نہ مانو گے تو اس دن (کے عذاب) سے کیونکر بچو گے

(بقیہ صفحہ ۹۱۵)

۱۱ جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ترتیل کے معنی حروف کا مخارج سے ادا کرنا اور اواو قاف وغیرہ کا خیال کرنا ہے۔ اسی وجہ سے یہ ترجمہ کیا ہے۔ ۱۲

محکمے کی عبادت رات ہی کو ہوتی ہے

جہنم کی حالت

يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ۝ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌ بِهٖ ؕ كَانَ

جو بچوں کو بوڑھا بنا دے گا جس دن آسمان پھٹ پڑے گا۔ (یہ) اس کا وعدہ پورا

وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ۝ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ

ہو کر رہے گا۔ بے شک یہ نصیحت ہے۔ تو جو شخص چاہے اپنے پروردگار کی

اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝ اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى

راہ اختیار کرے۔ (اے رسول) تمہارا پروردگار جانتا ہے کہ تم اور تمہارے چند ساتھ کے

مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ

لوگ (کبھی) دو تہائی رات کے قریب اور (کبھی) آدھی رات اور (کبھی) تہائی رات (نماز میں) کھڑے

الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ

رہتے ہو۔ اور خدا ہی رات اور دن کا اچھی طرح اندازہ کر سکتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ تم لوگ اس پر

لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ

پوری طرح سے حاوی [1] نہیں ہو سکتے تو اس نے تم پر مہربانی کی تو جتنا آسانی سے ہو سکے اتنا

اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى

(نماز میں) قرآن پڑھ لیا کرو وہ جانتا ہے کہ عنقریب تم میں سے بعض بیمار ہو جائیں گے اور بعض خدا کے

الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ

فضل کی تلاش میں روئے زمین پر سفر اختیار کریں گے اور کچھ لوگ خدا کی راہ میں جہاد

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ

کریں گے تو جتنا تم سے آسانی سے ہو سکے پڑھ لیا کرو۔ اور نماز پابندی سے

اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا

پڑھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور خدا کو قرض حسنہ دو۔ اور جو نیک عمل اپنے واسطے (خدا

لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ

کے سامنے) پیش کرو گے اس کو خدا کے ہاں بہتر اور صلہ میں بزرگ تر پاؤ گے اور خدا

[1] مقصود یہ ہے کہ تم لوگ رات اور دن کا پورا پورا اندازہ ہر وقت نہیں کر سکتے اس کو کچھ خدا ہی خوب جانتا ہے۔ تمہیں کیا معلوم کہ کتنی رات گزری اور کتنی باقی ہے اور اگر ابر و باد ہو تو دن کو بھی مشکل ہے اور یہ حکم خاص اسی زمانہ کا نہیں ہے۔ جب گھڑی نہ تھی۔ بلکہ ہمیشہ کا کیونکہ اس وقت بھی جب گھڑیوں کا بہت رواج ہے۔ شاذ فنی سینکڑہ دو کے پاس بھی گھڑی مشکل سے نکلے گی۔ پھر ہر گھڑی صحیح وقت نہیں دیتی اور صحیح وقت بھی بتائے تو یہ معلوم کرنا کہ کس وقت طلوع صبح صادق ہوتا ہے اور کس وقت نصف شب ہوتی ہے؟ ہر شخص کا کام نہیں۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

نوافل میں آسانی

أَعْظَمُ أَجْرًا ۝ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ ع ۲۰

سے مغفرت کی دُعا مانگو۔ بے شک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

سُورَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ (۷۴)

اٰیاتُھا ۵۶ — رُکوعاتُھا ۲

سورۂ مدثر مکہ میں نازل ہوا اور اس کی چھپن آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَأَنذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ

اے (میرے) کپڑا اوڑھنے والے (رسول) اُٹھو اور (لوگوں کو عذاب سے) ڈراؤ اور اپنے پروردگار کی بڑائی کرو اور اپنے کپڑے

فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ وَلَا تَمْنُن تَسْتَكْثِرُ ۝ وَلِرَبِّكَ

پاک رکھو اور گندگی سے الگ رہو اور اسی طرح احسان نہ کرو کہ زیادہ کے خواستگار بنو اور اپنے پروردگار کے لئے

فَاصْبِرْ ۝ فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ۝ فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ

صبر کرو۔ پھر جب صور پھونکا جائے گا تو وہ دن کافروں پر سخت دن ہوگا آسان نہیں

عَسِيرٌ ۝ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ ۝ ذَرْنِي وَمَنْ

ہوگا۔ (اے رسول) مجھے اور اس شخص کو چھوڑ دو جسے میں نے اکیلا پیدا کیا،

خَلَقْتُ وَحِيدًا ۝ وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَّمْدُودًا ۝ وَبَنِينَ

اور اسے بہت سا مال دیا اور نظر کے سامنے رہنے والے بیٹے (دیئے)

شُهُودًا ۝ وَمَهَّدتُّ لَهُ تَمْهِيدًا ۝ ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ ۝

اور اسے ہر طرح کے سامان میں وسعت دی پھر اس پر بھی وہ طمع رکھتا ہے کہ میں اور

كَلَّا ۖ إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا ۝ سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا ۝ إِنَّهُ

بڑھاؤں یہ ہرگز نہ ہوگا یہ تو میری آیتوں کا دشمن تھا۔ تو میں عنقریب اسے سخت عذاب میں مبتلا

فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝

کروں گا۔ اس نے فکر کی اور تجویز کی تو یہ (کمبخت) مارا جائے اس نے کیونکر تجویز کی پھر غور کیا پھر تیوری

۱ اس سورہ میں خدا نے طہارت کا حکم، احسان کرکے عوض کے طالب نہ ہونا، صبر کا حکم، ولید بن مغیرہ کا قصہ، قرآن صرف نصیحت ہے، اہل بہشت دوزخ کی حالت وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ ۱۲

۲ یہ وہی خاص انداز ہے جو میں سورۂ مزمل میں بیان کر چکا ہوں کہ معشوق کی ہر ادا عاشق کو پسند ہوتی ہے آپ چونکہ اس وقت کپڑے اوڑھے ہوئے تھے اس بنا پر خدا نے یوں خطاب کیا ہے۔ ۱۲ ۳ اس کے مطلب میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں اپنے کپڑے پاک رکھو بعض کا خیال ہے کہ اپنے کپڑے اٹھا لو، بعض کا خیال ہے کہ اپنے کپڑے کو تاہ رکھو کیونکہ نیچے کپڑوں میں نخوت کی شان ہے بعض کہتے ہیں اپنے جامہ کو یعنی اپنے دل اور نفس کو پاک رکھو۔ بعض کہتے ہیں اپنی عورتوں کو پاک رکھو۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

۴ گندگی سے شرک و نفاق کی گندگی مراد معلوم ہوتی ہے۔ یا ظاہر گندگی ۱۲

۵ یعنی اس طرح نہ دو کہ اس سے زیادہ عوض لینے کی تمنا رکھو کہ ایسے دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ۱۲

۶ زرارہ بن اوفی نے اسی آیت کو دو تین مرتبہ پڑھ کر خوف خدا سے مر گیا۔

ولید بن مغیرہ کی حالت

ثُمَّ نَظَرَ ۝٢١ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝٢٢ ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝٢٣

چڑھائی اور منہ بنالیا پھر پیٹھ پھیر کر چلا گیا اور اکڑ بیٹھا پھر کہنے لگا

فَقَالَ إِنْ هٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۝٢٤ إِنْ هٰذَآ إِلَّا قَوْلُ

یہ تو بس جادو ہے جو (اگلوں سے) چلا آتا ہے یہ تو بس آدمی کا کلام ہے (خدا کا

الْبَشَرِ ۝٢٥ سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ۝٢٦ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۝٢٧ لَا

نہیں)۔ میں اسے عنقریب جہنم میں جھونک[1] دوں گا اور تم کیا جانو کہ جہنم کیا ہے۔ وہ نہ باقی

تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ۝٢٨ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝٢٩ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝٣٠

رکھے گی نہ چھوڑ دے گی۔ اور بدن کو جلا کر سیاہ کر دے گی اس پر انیس[2] (فرشتے معین) ہیں

وَمَا جَعَلْنَآ أَصْحٰبَ النَّارِ إِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ

اور ہم نے جہنم کا نگہبان تو بس فرشتوں کو بنایا ہے اور ان کا یہ شمار بھی کافروں

إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ

کی آزمائش کے لئے مقرر کیا تاکہ اہل کتاب (فوراً) یقین کرلیں اور مومنوں کا ایمان

وَيَزْدَادَ الَّذِينَ ءَامَنُوٓا إِيمَٰنًا وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا

اور زیادہ ہو اور اہل کتاب اور مومنین (کسی طرح) شک نہ کریں

الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُونَ ۙ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم

اور جن لوگوں کے دل میں (نفاق کا) مرض ہے (وہ) اور کافر

مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُونَ مَاذَآ أَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۚ كَذٰلِكَ

لوگ کہہ بیٹھیں کہ اس مثل (کے بیان کرنے) سے خدا کا کیا مطلب ہے۔ یوں خدا

يُضِلُّ اللّٰهُ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِي مَن يَشَآءُ ۚ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ

جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔ اور

رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۚ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۝٣١ كَلَّا وَالْقَمَرِ ۝٣٢

تمہارے پروردگار کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور یہ تو آدمیوں کے لئے بس نصیحت ہے۔ سن

[1] آیت ۱۱ سے یہاں تک ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی ہیں اور اس کی اجمالی کیفیت یہ ہے کہ جب سورہ حٰمٓ السجدہ مومن نازل ہوا تو آپ مسجد میں تشریف لائے اور اصحاب کے سامنے پڑھنے لگے جب آپ نے دیکھا کہ ولید بھی بیٹھا ہوا ہے تو آپ نے دوبارہ پڑھا اور وہ غور سے سنتا رہا اس کے بعد اپنے حلقے میں آیا اور کہنے لگا خدا کی قسم میں نے اس وقت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے وہ کلام سنا ہے جو نہ آدمی کا ہے نہ جن کا۔ ایسی شیرینی کسی کلام میں نہیں۔ اس کا اٹھنے پھل دینے والا اور اس کا اسفل بار آور پاکیزہ درخت ہے یہ کبھی مغلوب نہ ہوگا اور نہ بلندی سے پستی کو مائل ہوگا۔ اتنا کہہ کر اپنے گھر چلا گیا اور قریش میں ایک ہلچل مچ گئی اور سمجھے کہ ولید مسلمان ہوگیا۔ یہ حالت دیکھ کر ابوجہل اس کے پاس آیا اور غمگین ہو کر بیٹھا۔ جب ولید نے وجہ پوچھی تو بولا لوگ سمجھتے ہیں کہ ولید اپنے آبائی دین کو ترک کر کے مسلمان ہوگیا کیا بڑھاپے کی وجہ سے تیری عقل بیکار ہوگئی۔ یہ سنکر ولید ابوجہل کے ساتھ اپنے حلقے میں آیا اور یوں گویا ہوا کہ کیا تم لوگ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دیوانہ سمجھتے ہو سب نے کہا نہیں کیا تم لوگ اسے کاہن سمجھتے ہو اور اس میں کوئی بات کہانت کی دیکھی ہے؟ کہا نہیں۔ کیا تم اسے جھوٹا سمجھتے ہو سب نے کہا نہیں اس کا تو صادق لقب ہی ہے کیا اسے شاعر سمجھتے ہو کہا نہیں۔ پھر بولا آخر تم لوگ اسے کیا خیال کرتے ہو۔ وہ لوگ سوچ ہی رہے تھے کہ اس نے خود کہا کہ بس وہ جادوگر ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں۔ اسی وجہ سے باپ بیٹے، میاں بیوی میں تفرقہ ڈال دیتا ہے۔ یہ سنکر تمام قریش خوش ہوگئے۔ اسی پر یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

[2] انیس کی تخصیص میں تشویش کی ضرورت نہیں یہ خدا کا حکم ہے اسے بے تامل مانو۔ اس قسم کی باتیں عقلی کتابوں میں بھی بہت ہیں۔ پھر نصاریٰ و یہود کو اعتراض کا منہ نہیں۔ ۱۲

وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾

رکھو (ہمیں) چاند کی قسم اور رات کی جب جانے لگے اور صبح کی جب روشن ہو جائے کہ وہ (جہنم) بھی ایک بہت بڑی

نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾

(آفت) ہے (اور) لوگوں کی ڈرانے والی ہے (سب کے لیے نہیں بلکہ) تم میں سے جو شخص (نیکی کی طرف) آگے بڑھنا

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿۳۹﴾

اور (برائی سے) پیچھے ہٹنا چاہے۔ ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گرویدہ ہے مگر داہنے ہاتھ (میں نامۂ عمل لینے) والے

فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَكَكُمْ

(بہشت کے) باغوں میں گنہگاروں سے باہم پوچھ رہے ہونگے کہ آخر تمھیں دوزخ میں کونسی چیز گھسیٹ لائی

فِيْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَمْ نَكُ

وہ لوگ کہیں گے کہ ہم نہ تو نماز پڑھا کرتے تھے اور نہ محتاجوں کو کھانا کھلاتے تھے اور اہل باطل

نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿۴۵﴾

کے ساتھ ہم بھی برے کام میں گھس پڑتے تھے اور روز جزا کو

وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴۶﴾ حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿۴۷﴾

جھٹلایا کرتے تھے (اور یوں ہی رہے) یہانتک کہ ہمیں موت آ گئی۔

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴿۴۸﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ

تو (اس وقت) انہیں سفارش کرنے والوں کی سفارش کچھ کام نہ آئے گی۔ اور انہیں کیا ہو گیا ہے کہ

التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۹﴾ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾ فَرَّتْ

نصیحت سے منہ موڑے ہوتے ہیں گویا وہ وحشی گدھے ہیں کہ شیر سے (دم دبا کر)

مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى

بھاگتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ ان میں سے ہر شخص اس کا متمنی ہے کہ اسے کھلی ہوئی

صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾ كَلَّا ۭ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۵۳﴾ كَلَّآ

(آسمانی کتابیں) ملے عطا کی جائیں یہ تو ہرگز نہ ہوگا بلکہ یہ تو آخرت ہی سے نہیں ڈرتے۔

اہل بہشت و دوزخ کی حالت

ع ۱۶

لہ مطلب یہ ہے کہ جس طرح روپے کے بدلے چیز گرو ہوتی ہے اور بغیر روپے ادا کئے چھوٹ نہیں سکتی اس طرح ہر شخص اعمال کے بدلے گرو ہے کہ بغیر اچھے اعمال کے جہنم اور عذاب سے چھٹکارا نہیں ہو سکتا۔ ۱۲

لہ یعنی ہر شخص کی تمنا ہے کہ ہم ہی نبی ہوتے یا ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ ہمارے پاس آسمان سے کتاب اترتی تو ہم نبوت کا یقین کرتے۔ ۱۲

اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۵۵﴾ وَمَا يَذْكُرُوْنَ

ہاں ہاں بیشک یہ (قرآن سراسر) نصیحت ہے۔ تو جو چاہے اسے یاد رکھے۔ اور خدا کی مشیت بغیر تو

اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾

یہ لوگ یاد رکھنے والے نہیں۔ وہی (بندوں کے) ڈرانے کے قابل اور بخشش کا مالک ہے۔

(۷۵) سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ (۳۱)

اٰيَاتُهَا — رُكُوْعَاتُهَا

سورہ قیامت ۱؎ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ﴿۱﴾ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿۲﴾

میں روز قیامت کی قسم کھاتا ہوں ۲؎ اور (برائی سے) ملامت کرنے والے جی کی قسم کھاتا ہوں (کہ تم سب دوبارہ

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ﴿۳﴾ بَلٰى قٰدِرِيْنَ

ضرور زندہ کئے جاؤ گے)۔ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو (بوسیدہ ہونے کے بعد) جمع نہ کرینگے۔ ہاں (ضرور کریں گے

عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ﴿۴﴾ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ

ہم اس پر قادر ہیں کہ ہم اس کی پور پور ۳؎ درست کریں۔ مگر انسان تو یہ چاہتا ہے کہ اپنے آگے بھی (ہمیشہ)

اَمَامَهٗ ﴿۵﴾ يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ﴿۶﴾ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿۷﴾

برائی کرتا جائے۔ پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا۔ تو جب آنکھیں چکا چوند ہو جائیں گی اور

وَخَسَفَ الْقَمَرُ ﴿۸﴾ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿۹﴾ يَقُوْلُ

چاند میں گہن لگ جائے گا اور سورج اور چاند اکٹھا کر دیئے جائیں گے۔ تو انسان کہے گا

الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿۱۰﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿۱۱﴾ اِلٰى رَبِّكَ

آج کہاں بھاگ کر جاؤں۔ یقین جانو کہیں پناہ نہیں۔ اس روز تمہارے پروردگار

يَوْمَئِذِ ِۨالْمُسْتَقَرُّ ﴿۱۲﴾ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ

ہی کے پاس ٹھکانا ہے۔ اس دن آدمی کو جو کچھ اس نے آگے بھیجا کیا ہے

۱؎ اس سورۃ میں خدا نے اپنی قدرت، قیامت کی کیفیت، میدان حشر میں ایمانداروں کی تازگی، بے ایمانوں کی اداسی، انسان کی اخیر حالت، انسانی فطرت وغیرہ کو ذکر کیا ہے۔ ۱۲

۲؎ اس آیت میں لا نافیہ نہیں ہے بلکہ زائد ہے۔ اس کے کچھ معنی سمجھ نہ جائیں گے۔ ۱۲

۳؎ ابن عباسؓ سے اس کی تفسیر میں روایت ہے کہ ہم اس پر قادر رکھتے ہیں کہ اس کی انگلیوں کو ملا کر گھوڑے کے سُم کی سی بنا دیں کہ ہاتھ سے نہ کھا سکے، بلکہ جانوروں کی طرح منہ سے کھائے۔ ۱۲

خدا کی قدرت

قیامت کی کیفیت

وَاَخَّرَ ﴿۱۳﴾ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِهٖ بَصِیْرَةٌ ﴿۱۴﴾ وَّلَوْ

بتا دیا جائے گا۔ بلکہ انسان تو اپنے اُوپر آپ گواہ ہے اگرچہ وُہ (اپنے گناہوں کی) عذر معذرت

اَلْقٰی مَعَاذِیْرَهٗ ﴿۱۵﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿۱۶﴾

پڑا کرتا رہے۔ (اے رسول) وحی کے جلدی یاد کرنے کے واسطے (اپنی زبان کو حرکت نہ دے)

اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾

اس کا جمع کر دینا اور پڑھوا دینا تو یقینی ہمارے ذمہ ہے تو جب ہم اسکو (جبرئیل کی زبانی) پڑھیں تو تم بھی (پورا سننے کے

ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ ﴿۱۹﴾ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾

بعد اسیطرح پڑھا کرو پھر اس (کے مشکلات) کا سمجھا دینا بھی ہمارے ہی ذمہ ہے۔ مگر (لوگو) حق تو یہ ہے کہ تم لوگ دُنیا

وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾ وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰی

کو دوست رکھتے ہو اور آخرت کو چھوڑے بیٹھے ہو۔ اس روز بہت سے چہرے تو تر و تازہ بشاش ہونگے (اور) اپنے

رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ وَوُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾ تَظُنُّ

پروردگار (کی نعمت) کو دیکھ رہے ہوں گے۔ اور بہت سے مُنہ اسدن اداس ہونگے سمجھ رہے ہیں کہ ان پر مصیبت

اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾ كَلَّاۤ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ ﴿۲۶﴾

پڑنے والی ہے کہ کمر توڑ دے گی۔ سُن لو جب جان (بدن سے کھچ کر) ہنسلی تک آ پہنچے گی اور کہا جائے

وَقِیْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿۲۷﴾ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾ وَالْتَفَّتِ

گا کہ (اس وقت) کوئی جھاڑ پھونک کرنیوالا ہے اور مرنے والے نے سمجھا کہ اب (سب سے) جُدائی ہے اور (موت

السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾ اِلٰی رَبِّكَ یَوْمَئِذِ ۨ الْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾ فَلَا

کی تکلیف سے) پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائیگی اسدن تجھ کو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں چلنا ہے۔ تو اس نے

صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی ﴿۳۱﴾ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی ﴿۳۲﴾ ثُمَّ ذَهَبَ

میں (نہ کلام خدا کی) تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی مگر جھٹلایا اور (ایمان سے) مُنہ موڑا پھر اپنے گھر کی طرف اتراتا ہوا

اِلٰۤی اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰی ﴿۳۳﴾ اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی ﴿۳۴﴾ ثُمَّ اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی ﴿۳۵﴾

چلا۔ افسوس ہے تجھ پر پھر افسوس ہے پھر تف ہے تجھ پر پھر تف ہے کیا

ع ۲ ۱۶ ۲

ایمانداروں کی تازگی اور بے ایمانوں کی اداسی

۱۲ جب جبرئیل وحی لائے تو بعض اوقات آپ فرطِ شوق سے ان کے تمام کرنے کے قبل پڑھنے لگتے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

۱۳ مفسر بیضاوی وغیرہ نے بھی لکھا ہے اور یہ ظاہر بھی ہے۔ کیونکہ خدا کا دیکھنا عقلی نقلی دلیلوں سے باطل ہو چکا ہے۔ اس کی تفصیل دیکھو دینیات کی تیسری مؤلفہ حقیر میں۔

انسان کی آخری حالت

انسانی فطرت

انسان فطرت

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿۳۶﴾ اَلَمْ يَكُ

انسان یہ سمجھتا ہے کہ وہ یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا کیا وہ (ابتداءً) منی کا ایک قطرہ نہ تھا جو رحم

نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿۳۷﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ

میں ڈالی جاتی ہے پھر لوتھڑا ہوا پھر خدا نے اسے بنایا پھر اسے درست کیا پھر

فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾

اس کی دو قسمیں بنائیں (ایک) مرد اور (ایک) عورت ۔ کیا وہ اس پر قادر نہیں

اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴿۴۰﴾ ع

کہ (قیامت میں) مُردوں کو زندہ کرے ۔

سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَدَنِيَّةٌ (۹۸) (۷۶)

اٰیاتُھا ۳۱ رکوعاتُھا ۲

سُورہ دہر ؎۱ مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی اکتیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ

بے شک انسان پر ایک ایسا وقت آچکا ہے کہ وہ کوئی چیز قابل ذکر نہ تھا

شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ﴿۱﴾ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ

ہم نے انسان کو مخلوط ؎۲ نطفے سے پیدا کیا کہ اسے آزمائیں تو

نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۲﴾ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ

ہم نے اسے سنتا دیکھتا بنایا ۔ اور اس کو راستہ بھی دکھا دیا (اب وہ)

اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ﴿۳﴾ اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ

خواہ شکر گزار ہو خواہ ناشکرا ۔ ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں، طوق

سَلٰسِلَا۠ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ﴿۴﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ

اور دہکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے ۔ بیشک نیکوکار لوگ شراب کے وہ ساغر پئیں گے

؎۱ یہ سُورہ جناب امیر، حضرت سیدہ و حسنین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں اور انصارِ فضیلت میں نازل ہوا ہے اور اس میں انسان کی خلقت، کفار و مومنین کی حالت، بہشت کی مدح، اہلِ بیت کی عبادت کا قابلِ شکریہ ہونا، حضرت رسولؐ کے خطاب وغیرہ کا ذکر ہے ۔ ۱۲

؎۲ کیونکہ مرد عورت دونوں کے نطفے سے مکر انسان پیدا ہوتا ہے ۔ ۱۲

مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۝ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا

جس میں کافور کی آمیزش ہو گی۔ یہ ایک چشمہ ہے۔ جس میں خدا کے (خاص) بندے

عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ۝ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَ

پئیں گے اور جہاں چاہیں گے بہالے جائیں گے۔ یہ وُہ لوگ ہیں جو نذریں پوری کرتے

يَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝ وَيُطْعِمُوْنَ

ہیں اور اس دن سے جس کی سختی ہر طرف پھیلی ہوگی ڈرتے ہیں۔ اور اس کی محبت میں

الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝ اِنَّمَا

محتاج اور یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں۔ (اور کہتے ہیں کہ) ہم تو تم کو بس

نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝

خالص خدا کے لیے کھلاتے ہیں ہم نہ تم سے بدلہ کے خواستگار ہیں اور نہ شکر گزاری کے

اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝ فَوَقٰىهُمُ

ہم کو تو اپنے پروردگار سے اُس دن کا ڈر ہے جس میں مُنہ بن جائینگے (اور) چہرے پر ہوائیاں اڑتی ہونگی۔ تو خدا انہیں

اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝ وَ

اس دن کی تکلیف سے بچالے گا اور ان کو تازگی اور خوش دلی عطا فرمائے گا۔ اور ان کے صبر کے

جَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۝ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا

بدلے (بہشت کے) باغ اور ریشم (کی پوشاک) عطا فرمائے گا وہاں وُہ تختوں پر تکیے لگائے (بیٹھے)

عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۝

ہوں گے۔ نہ وہاں (آفتاب کی) دھوپ دیکھیں گے اور نہ شدت کی سردی۔ اور

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ۝ وَ

گھنے درختوں کے سائے اُن پر جھکے ہوئے ہونگے اور میووں کے گچھے انکے بہت قریب ہر طرح انکے

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ۝

اختیار میں۔ اور اُنکے سامنے چاندی کے ساغر اور شیشے کے نہایت شفاف گلاس کا دور چل رہا ہوگا

۱؎ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حسن و حسین علیہما السلام بیمار ہوئے تو حضرت رسولؐ کچھ لوگوں کے ساتھ عیادت کو تشریف لائے اور جناب امیرؑ سے فرمایا کہ بہتر ہو اگر تم اپنے لڑکوں کی صحت کے واسطے نذر کرو۔ یہ سنتے ہی جناب امیرؑ فاطمہ زہراؑ اور فضہ نے تین تین روزوں کی نذر کی۔ غرض جب وُہ صاحبزادے اچھے ہوئے اور نذر کے پورا کرنے کا وقت آیا تو گھر میں کچھ نہیں تھا۔ جناب امیرؑ نے شمعون یہودی سے تین صاع جَو قرض لئے جناب سیدہؑ نے ایک صاع جَو پیسا اور پانچ روٹیاں پکائیں شام کو کھانا ہی چاہتے تھے کہ ایک سائل نے آواز دی السلام علیکم یا اھل بیت محمدؐ میں ایک مسلمان مسکین ہوں مجھے کھانا دو خدا تمہیں جنت کے خوان عطا کرے گا یہ آواز سنتے ہی سب نے اپنے اپنے آگے کی روٹیاں دیدیں اور فقط پانی پی کر سو رہے اور دُوسرے دن پھر روزہ رکھا حسب دستور جناب سیدہؑ نے پھر پانچ روٹیاں پکائیں اور کھانے بیٹھے کہ ایک یتیم نے آواز دی اور سب نے اپنی اپنی روٹی اُس کو دے دی اور شب پانی سے افطار کیا۔ تیسرے روز پھر روزہ افطار کرنے بیٹھے تھے کہ ایک قیدی نے آواز دی، اور تیسرے دن پھر سب بزرگواروں نے اپنی اپنی روٹی دے دی چوتھے دن صبح کو جناب امیرؑ نے صاحبزادوں کے ہاتھ پکڑے اور حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب رسولؐ اللہ کی نظر پڑی کہ بھوک کی شدت سے کانپ رہے ہیں، تو فرمایا میں تم لوگوں کو کس قدر تکلیف کی حالت میں دیکھ رہا ہوں۔ پھر خود اُٹھے اور ان کے ساتھ جناب سیدہؑ کے مکان میں آئے تو فاطمہ زہراؑ کو محراب عبادت میں دیکھا کہ ان کی پیٹھ پیٹ سے مل گئی ہے اور آنکھیں دھنس گئی ہیں۔ یہ دیکھ کر آنحضرتؐ کو بہت رنج ہوا یکایک حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور کہا لیجئے یا رسول اللہ آپ کو مبارک ہو کہ خدا نے یہ سورہ آپ کے اہل بیتؑ کی شان میں نازل کی ہے۔ اور سورہ دہر کی تلاوت فرمائی۔ دیکھو تفسیر کشاف جلد سوم ص۲۳۹ سطر ۹ مطبوعہ مصر۔ اور اس روایت کو بیضاوی وغیرہ نے بھی ذکر کیا ہے۔ ۱۲

بہشت کی تعریف

قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿١٦﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا

اور شیشے بھی (کانچ کے نہیں) چاندی کے جو ٹھیک اندازے کے مطابق بنائے گئے ہیں۔ اور وہاں انہیں ایسی

كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ﴿١٧﴾ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى

شراب پلائی جائیگی جسمیں زنجبیل (کے پانی) کی آمیزش ہوگی۔ یہ بہشت میں ایک چشمہ ہے جس کا نام

سَلْسَبِيْلًا ﴿١٨﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ

سلسبیل ہے۔ اور ان کے سامنے ہمیشہ ایک حالت پر رہنے والے نوجوان لڑکے چکر

اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿١٩﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ

لگاتے ہونگے کہ جب تم ان کو دیکھو تو سمجھو کہ بکھرے ہوئے موتی ہیں۔ اور جب تم وہاں نگاہ

رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿٢٠﴾ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ

اٹھاؤ گے تو ہر طرح کی نعمت اور عظیم الشان سلطنت دیکھو گے۔ ان کے اوپر سبز کریب اور اطلس

خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۫ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ

کی پوشاک ہوگی اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ اور ان کا پروردگار

رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿٢١﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ

انہیں نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔ یہ یقینی تمہارے لیے ہوگا (تمہاری کارگزاریوں کے) صلہ میں اور

مَّشْكُوْرًا ﴿٢٢﴾ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ﴿٢٣﴾

تمہاری کوشش قابل شکرگزاری ہے۔ (اے رسول) ہمنے تم پر قرآن کو رفتہ رفتہ کرکے نازل کیا۔ تو تم اپنے پروردگار

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿٢٤﴾ وَاذْكُرِ

کے حکم کے انتظار میں صبر کیے رہو اور ان لوگوں میں سے گنہگار اور ناشکرے کی پیروی نہ کرنا۔ اور صبح شام

اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٢٥﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ

اپنے پروردگار کا نام لیتے رہو اور کچھ رات گئے اسکا سجدہ کرو اور بڑی رات تک اس کی

لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿٢٦﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ

تسبیح کرتے رہو۔ یہ لوگ یقینی دُنیا کو پسند کرتے ہیں اور بڑے بھاری دن کو اپنے

قرء حفص بغیر الف بعد الصاد وقف علی الالف وقرء الباقون بغیر الف ووقف علی الالف بالف

لہ آیت ۵ سے یہاں تک بارہ آیتیں ہیں۔ اس سے اس طرف اشارہ ہے کہ یہ نعمات جنت ائمہ اثنا عشر کے واسطے ہیں۔ اور آخر کی آیت تو ان حضرات کے اعلےٰ مراتب پر فائز ہونے کی بیّن دلیل ہے کیونکہ جب بندہ کی اطاعت اس حد کو پہنچی کہ خدا کی طرف سے اس کا شکریہ ادا کیا جائے تو اس کی بلاغت اور کیا مرتبہ ہو سکتا ہے۔ اسی بنا پر تو امام شافعی عالم وجد میں فرماتے ہیں:۔ ؎

الا یا اھل یا حتی متی
اعاتب فی حب ھذا الفتی

فھل زوجۃ فاطمۃ غیرہ
وفی غیرہ ھل اتی ھل اتی

(۱) ع (۳۲) (۱۲)

میں کہاں تک مسلمان اور اور کب تک اس جوان (علیؑ) کی دوستی پر ملامت کیا جاؤں گا۔ تو کیا فاطمہؑ کی سی بی بی کسی اور کو بھی ملی ہے اور کیا "ھل اتی" کسی اور کی شان میں بھی نازل ہوا ہے اور عطار نے کیا خوب شعر کہا ہے ؎

از سنا نش لافتی آمد پدید
در سنہ نافش ھل اتی آمد پدید

۱۲

حضرت رسولؐ کی طرف خطاب

وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا ﴿٢٧﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ أَسْرَهُمْ ۖ

پس پشت چھوڑ بیٹھے ہیں۔ ہم نے اُن کو پیدا کیا اور ان کے اعضا کو مضبوط بنایا

وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ أَمْثَالَهُمْ تَبْدِيلًا ﴿٢٨﴾ إِنَّ هٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ

اور اگر ہم چاہیں تو ان کے بدلے ان ہی کے ایسے لوگ لے آئیں۔ بیشک یہ قرآن سراسر نصیحت

فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ إِلٰى رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿٢٩﴾ وَمَا تَشَآءُونَ إِلَّآ

ہے۔ تو جو شخص چاہے اپنے پروردگار کی راہ لے۔ اور جب تک خدا کو منظور نہ ہو تم لوگ

أَنْ يَشَآءَ اللّٰهُ ۚ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٣٠﴾ يُدْخِلُ مَنْ ۚ

کچھ بھی چاہ نہیں سکتے۔ بے شک خدا بڑا واقف کار دانا ہے۔ جس کو چاہے اپنی رحمت

يَّشَآءُ فِى رَحْمَتِهِ ۚ وَالظّٰلِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٣١﴾ ع

میں داخل کرے۔ ظالموں کے واسطے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ (۷۷) (۳۳)

اٰیاتُھا ۵۰ رکوعاتُھا ۲

سورۃ ۷۷ مرسلٰت مکہ میں نازل ہوا اور اس کی پچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿١﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿٢﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ

ہواؤں کی قسم جو (پہلے) دھیمی چلتی ہیں پھر زور پکڑ کے آندھی ہو جاتی ہیں اور (بادلوں کو)

نَشْرًا ﴿٣﴾ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿٤﴾ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ﴿٥﴾ عُذْرًا أَوْ

اُبھار کر پھیلا دیتی ہیں پھر (ان کو) پھاڑ کر جدا کر دیتی ہیں پھر فرشتوں کی قسم جو وحی لاتے ہیں تاکہ حجت تمام ہو

نُذْرًا ﴿٦﴾ إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾ فَإِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ ﴿٨﴾ وَ

اور ڈرایا جائے کہ جس بات کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور ہو کر رہے گا۔ پھر جب تاروں کی چمک جاتی رہیگی

إِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ﴿٩﴾ وَإِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿١٠﴾ وَإِذَا الرُّسُلُ أُقِّتَتْ ﴿١١﴾

اور جب آسمان پھٹ جائے گا اور جب پہاڑ روئی کیطرح اُڑتے پھریں گے اور جب پیغمبر لوگ ایک

۱۰ ع ۹

۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰

۱۰ اس سورۃ میں قیامت کے حالات، اگلوں کا تذکرہ، انسان کی خلقت، جہنم کی کیفیت، بہشت کی تعریف وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

قیامت کی حالت

لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ﴿۱۲﴾ لِیَوْمِ الْفَصْلِ ﴿۱۳﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ

معین وقت پر جمع کئے جائیں گے (پھر) بھلا ان (باتوں) میں کس دن کیلئے تاخیر کی گئی ہے فیصلہ کے دن کیلئے اور

الْفَصْلِ ﴿۱۴﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ نُهْلِكِ

تم کو کیا معلوم کہ فیصلہ کا دن کیا ہے اُس دن جھٹلانے والوں کی مٹی خراب ہے کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک

الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۷﴾ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ

نہیں کیا۔ پھر ان کے پیچھے پیچھے پچھلوں کو بھی چلتا کرینگے۔ ہم گناہگاروں کے ساتھ

بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۸﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ

ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کی مٹی خراب ہے۔ کیا ہم نے تم کو ذلیل

مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ﴿۲۰﴾ فَجَعَلْنٰهُ فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ﴿۲۱﴾ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾

پانی (منی) سے پیدا نہیں کیا۔ پھر ہم نے اس کو ایک معین وقت تک ایک محفوظ مقام (رحم)

فَقَدَرْنَا ۟ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۴﴾

میں رکھا پھر (اس کا) ایک اندازہ مقرر کیا تو ہم کیا اچھا اندازہ مقرر کرنیوالے ہیں۔ اُسدن جھٹلانیوالوں کی

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿۲۵﴾ اَحْیَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾ وَّجَعَلْنَا

خرابی ہے۔ کیا ہم نے زمین کو زندوں اور مُردوں کو سمیٹنے لہ والی نہیں بنایا اور اس میں اونچے اونچے اٹل پہاڑ

فِیْهَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَیْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ

رکھ دیئے اور تم لوگوں کو میٹھا پانی پلایا۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی

لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾

ہے۔ جس چیز کو تم جھٹلایا کرتے تھے اب اس کی طرف چلو۔

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾ لَّا ظَلِیْلٍ وَّلَا

(دھوئیں کے) سائے کی طرف چلو جس کے تین حصے ہیں لہ جس میں نہ ٹھنڈک ہے اور نہ

یُغْنِیْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾ اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾ كَاَنَّهٗ

جہنم کی لپک سے بچائے گا۔ اس سے اتنے بڑے بڑے انگارے برستے ہونگے جیسے محل۔ گویا زرد

لہ ۵۱ زندوں کو اپنے اوپر جمع کئے ہوئے ہے اور مُردوں کو اپنے اندر ۱۲

لہ ۵۲ اس کے تین حصے اس لئے ہوں گے کہ کفار کو ایک اوپر سے گیرے گا، ایک داہنی طرف سے ایک بائیں طرف سے ۱۲

اگلوں کا تذکرہ

جہنم کی کیفیت

جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۴﴾ هٰذَا

رنگ کے اُونٹ ہیں ۔ اُس جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ۔ یہ وُہ دن ہوگا

يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾

کہ لوگ لب تک نہ ہلا سکیں گے اور نہ اُن کو اجازت دی جائے گی کہ کچھ عذر معذرت کر سکیں ۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ

اس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے ۔ یہی فیصلہ کا دن ہے (جس میں) ہم نے تم کو اور

وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ وَيْلٌ

اگلوں کو اکٹھا کیا ہے ۔ تو اگر تمہیں کوئی داؤ کرنا آتا ہو تو آؤ چل چکو ۔ اس دن

يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾

جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ۔ بیشک پرہیزگار لوگ (درختوں کی) گھنی چھاؤں میں اور چشموں

وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا

اور میووں میں جو انہیں مرغوب ہوں ۔ (دُنیا میں) جو عمل کرتے تھے اسکے بدلے میں

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۴﴾

مزے سے کھاؤ پیو مبارک ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ

اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ۔ (جھٹلانے والو) چند دن چین سے کھا پی لو تم

مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا

بے شک گناہگار ہو ۔ اس دن جھٹلانے والوں کی مٹی خراب ہے ۔ اور

قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رکوع کرو تو رکوع نہیں کرتے ۔ اُس دن جھٹلانے والوں

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾

کی خرابی ہے ۔ اب اِس کے بعد یہ کس بات پر ایمان لائیں گے